رسالہ

اِثباتِ علمِ غیبِ رسول ﷺ

مصنف

حضرت علامہ مفتی قیام الدین عبدالقادری

مترجم

مفتی محمد احمد رضا اختری مصباحی

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ حنفیہ

مالک

مالک حضرت شیخ العالم رسول شریف ضلع فیض آباد یوپی

حق حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	رسالہ اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	:	امام المتأخرین حضرت علامہ قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ
تصحیح وتقدیم	:	مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری
کمپوزنگ	:	میڈیا پوائنٹ امین آباد لکھنؤ۔ 9307459797
ناشر	:	شعبہ نشر واشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
طباعت	:	نور پرنٹرس لکھنؤ۔ موبائل: 9336628735
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
قیمت	:	

ملنے کا پتہ

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

موبائل:- 9026742301

عرض ناشر

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے اشاعتی ادارے کا سرگرم کردار سب کے سامنے ہے۔ ابتداء قیام سے لے کر اب تک یہ ادارہ اپنے مقاصد کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب رہا اور بحمدہ تعالیٰ اس کا اشاعتی تسلسل برقرار ہے۔

یہ کتاب ''رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ادارے کا مزید آگے بڑھتا ہوا ایک قدم ہے جو قابل داد و تحسین ہے۔

واضح رہے کہ ہمارا یہ شعبہ بالکل غیر تجارتی ہے اور اس کے تحت جو بھی کتابیں شائع ہوتی ہیں وہ علمی حلقوں تک مفت پہنچائی جاتی ہیں اور ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپئے اس کام میں صرف ہوتے ہیں۔

سابقہ روایت کے مطابق اس سال بھی ہم دو اہم مطبوعات شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ ایک ''حیات شیخ العالم و تذکرہ سجادگان، دوسری زیر نظر کتاب ''رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' علاوہ ازیں جامعہ کے مختلف ذیلی شعبے ہیں آئے دن جن کے بال و پر میں اضافہ ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کی بقا و ترقی کے لئے ہر سال ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے جس کا دارومدار اہل خیر حضرات کے مالی تعاون پر ہے اس لئے ہم جملہ قارئین خصوصاً مخیر و صاحب ثروت حضرات سے پرزور اپیل کریں گے کہ ہمارا دست طلب جو دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کی طرف بڑھ رہا ہے اسے خالی نہ لوٹائیں بلکہ حتی المقدور امداد فرما کر عنداللہ اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ فقط

خیر اندیش

نیاز احمد اشرفی

ناظم شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف فیض آباد

۲۶/ مارچ ۲۰۱۲ء/ ۲/ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

حق حق حق

شرف انتساب

گل گلزار چشتیت، شمع بزم صابریت، زینت مسند احمدی

نیر ملت حضور الحاج **الشاہ عمار احمد احمدی** صابری چشتی

معروف بہ ''نیر میاں''

صاحب قبلہ مدظلہ العالی، سجادہ نشین خانقاہ

حضور شیخ العالم قدس سرہ وسر براہ اعلیٰ جامعہ چشتیہ کے نام

جن کا دامن کرم مجھ جیسے لاکھوں افراد

کے لئے سائبان رحمت بنا ہوا ہے۔

فقط والسلام

گدائے بارگاہ دستگیر بیکساں حضور شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی

محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری عفی عنہ

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم

ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

۲/ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

حق حق حق

کلمات خیر

از نیر ملت حضور الشاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ
سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی شریف

امام المتأخرین قیام الملت والدین حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ قیام الدین محمد عبدالباری فرنگی محلی قدس سرہ کی پوری حیات مستعار خدمت دین وملت سے عبارت تھی ایک مؤمن کامل کی زندگی کے جتنے شعبے ہو سکتے ہیں آپ نے محض اڑتالیس سال کی عمر میں ان کے تمام حقوق بحسن وخوبی ادا کر دیئے اور اس بات پر دلیل آپ کے وہ عظیم الشان کارنامے ہیں جو اہل سنت کی تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

یہ بات بھی ہر ذی ہوش مسلمان پر عیاں ہے کہ علماء فرنگی محل کی دینی خدمات سے ہمارا ایک سب سے معتبر طبقہ آج تک فیض اٹھا رہا ہے اور انشاء اللہ اٹھا تا رہے گا لیکن ہمارے یہاں اسلاف فراموشی کی جو ایک روایت قائم ہوگئی ہے میں سمجھتا ہوں اس کے دائرہ اثر میں اکابر فرنگی محل سب سے زیادہ نظر آئیں گے۔

بہر حال یہ شکوہ کس سے کریں اور کون سنے گا؟ بہتر یہی ہے کہ اس سلسلے میں کچھ عملی اقدام کئے جائیں اسی مقصد کے تحت میں نے جامعہ چشتیہ کے ذیلی شعبوں میں نشر واشاعت کا بھی ایک شعبہ رکھا اور ضرورۃً اسے بہت زیادہ اہمیت دی۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہوئے اور ایک قلیل مدت کے اندر ڈیڑھ درجن کے قریب نادر ونایاب کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں سے بیشتر وہ تھیں جو اپنا وجود کھونے کے قریب تھیں۔ اس ضمن میں مجھے اس بات کا بھی شدت سے احساس ہوا کہ علمائے

فرنگی محل کا تصنیفی سرمایہ بھی زمانہ میں متعارف ہونا چاہئے چنانچہ اس کے لئے میں نے صرف حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی تصنیفات کا انتخاب کیا کیونکہ آپ کی تصنیفات کی تعداد مبسوط وغیر مبسوط کتابیں ملا کر تقریباً ڈیڑھ سو تک جا پہنچتی ہیں مگر ان کے وصال کے بعد سے اب تک ان کی کوئی مستقل تحریر غالباً منزل اشاعت سے ہم کنار نہیں ہوئی، میرے علم میں تو یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

چنانچہ سال گذشتہ حضرت مولانا کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ'' کی اشاعت سے اس مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی انشاء اللہ دوسری کڑی ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ''فتاویٰ قیام الملت والدین'' سے لیا گیا حضرت مولانا کا ایک فتویٰ ہے جس میں علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات پر حضرت مولانا نے انتہائی جامع تحقیق پیش کی ہے اور کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت ہی مفید اور قابل استفادہ ہے۔

اس کی ترتیب جدید اور تصحیح کا کام عزیزم مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی سلمہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ موضوع کی مناسبت سے انہوں نے ایک مختصر سا مقدمہ بھی لکھا ہے اور عربی وفارسی عبارتوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حیات وصحت اور علم وعمل میں بے پناہ برکت عطا فرمائے اور کتاب کو اس کے جملہ قارئین کے لئے نفع رساں۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔برحمتك یاارحم الراحمین۔

دعا گو

فقیر شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں

سجادہ نشین خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف

ضلع فیض آباد۔ یوپی

یکم جمادی الاول ۱۴۳۳ھ، مطابق ۲۵/ مارچ ۲۰۱۲ھ

کتاب اور صاحب کتاب ایک نظر میں

از محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

زیر نظر کتاب ''رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' دراصل فتاویٰ قیام الملت سے لئے گئے چند اوراق پر مشتمل ہے۔ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق ایک استفتاء اور حضرت مولانا عبدالباقی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا جواب اور پھر اس پر حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی طرف سے مدلل اور مفصل وضاحت درج ہے۔

موضوع کے اعتبار سے مضمون نہایت ہی جامع اور وقیع ہے اور عامۃ المسلمین کیلئے قابل استفادہ بھی۔ اسی اہمیت کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس مضمون کو کتابی شکل میں عوامی منظر نامہ پر پیش کیا جائے تا کہ اس کا فیض سب کو پہنچے اور ہوسکتا ہے مشکوک قلوب واذہان کے لئے پیغام تسکین کا سامان بن جائے۔

اس رسالہ کو شائع کرنے کا ایک اہم مقصد حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دین وسنیت کو عام وتام کرنا' ان کے عقائد ونظریات سے آگاہی فراہم کرنا اور ایک طویل عرصہ سے ان کی شخصیت کے تئیں بے اعتنائی اور تغافل کشی کا جو ایک جمود طاری ہے اسے توڑنا بھی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ سال گذشتہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ'' کی اشاعت سے خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ سے موجود سجادہ نشین حضور نیر میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی سرپرستی ورہنمائی میں اس جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے اور اللہ جب تک چاہے گا یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

صاحب کتاب پر ایک نظر:-

پچھلی صدی کی قدآور شخصیتوں میں ایک نمایاں نام حضرت علامہ مولانا محمد قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کا بھی آتا ہے آپ کی دینی، ملی اور سیاسی وسماجی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے ہر طبقہ کے لوگ آپ کی شخصیت سے اچھی طرح واقف تھے بلکہ اپنے زمانے میں آپ ملک وبیرون ملک میں یکساں طور پر معروف تھے۔

آپ کی پیدائش ۱۰/ربیع الآخر بروز یکشنبہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۷ء فرنگی محل لکھنؤ میں ہوئی۔آپ کے والد ماجد عارف باللہ حضرت مولانا عبدالوہاب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ جو کمالات ظاہرہ وباطنہ سے آراستہ تھے مشہور فقیہہ ومحدث حضرت قطب الدین شہید صابری چشتی سہالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جن کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے صحابی رسول حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے علماء فرنگی محل اور ان کی اولاد اپنے آپ کو انصاری کہلاتے ہیں۔

حضرت مولانا کی پوری تعلیم وتربیت فرنگی محل ہی میں ہوئی اور خاندان کے علماء سے جملہ علوم وفنون کی تحصیل کی اور ایک قلیل مدت کے اندر ۱۳۱۸ھ میں سند فراغت حاصل کر کے مسند تدریس وارشاد پر فائز ہو گئے۔

حضرت مولانا کے اساتذہ کی بھی ایک کثرت ہے جس میں بڑے بڑے یگانہ روزگار ہستیوں کا نام آتا ہے آپ کے زیادہ تر اساتذہ تو خاندان ہی سے تعلق رکھتے تھے البتہ کچھ اور افراد بھی تھے جو باہر سے یہاں آکر تحصیل علم کرتے تھے اور تدریسی

خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ چند اسماء حسب ذیل ہیں۔

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی ،حضرت مولانا عبدالباقی صاحب فرنگی محلی ،حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب فرنگی محلی ،مولانا عین القضاۃ لکھنوی، مولانا غلام احمد پنجابی، مولانا غلام یحییٰ رحمھم اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۰۹ھ میں آپ عالم کمسنی میں پہلی بار اپنے والدین کریمین کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے اس وقت آپ کی عمر صرف تیرہ سال تھی حج سے فارغ ہوکر جب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو وہاں کے مشہور محدث حضرت سید علی بن سید ظاہر وتری رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد کے ساتھ آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی کو سند حدیث مرحمت فرمائی۔

دوسری بار شعبان ۱۳۲۱ھ میں حرمین طیبین کا طویل مدتی سفر فرمایا اور نجف، کوفہ وبغداد سمیت تمام مقامات مقدسہ کی زیارت فرمائی اور کبار علماء ومشائخ سے ملاقات کرکے ان سے علمی وروحانی استفادہ کیا۔ اس موقع پر جب بغداد شریف سرکار غوث الاعظم میں حاضر ہوئے تو فرزند غوث پاک نقیب الاشراف حضرت سید عبدالرحمن گیلانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازت سلاسل کے علاوہ سند حدیث بھی عطا فرمائی۔

حج سے فراغت کے بعد دوبارہ مدینہ شریف حاضر ہوئے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں چند دن قیام فرمایا اس درمیان حضرت سید علی وتری سے درس حدیث لیا اور ان سے ودیگر علماء سے سند حدیث واجازت سلاسل بھی حاصل کی اور رمضان ۱۳۲۲ھ میں وطن لوٹ آئے۔

حضرت علامہ کے شاگردوں کی بھی ایک لمبی فہرست ہے چند معروف اسماء درج ذیل ہیں۔

مولانا عبدالقادر صاحب فرنگی محلی ،مولانا قطب میاں فرنگی محلی ،محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید محی الدین اشرف کچھوچھوی، مولانا شاہ حیات

احمد ردولوی، مولانا محمد میاں فاروقی الہ آبادی، مولانا سید نورالحسن صاحب اجمیری ،مولانا سید محمد احمد صاحب اجمیری، مولانا غلام جیلانی صاحب اعظمی، مولانا عبدالحمید صاحب بنگلہ دیشی وغیرہ۔

آپ نے مختلف فنون ،مثلاً صرف ،نحو، علم کلام، حکمت، منطق، حدیث ،تفسیر ،فقہ، سیر، تصوف، ادب وغیرہ پر تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں تصنیف فرمائی جن میں سے کئی کتابیں ایسی ہیں جو جلدوں پر مشتمل ہیں۔

علاوہ ازیں مختلف کتب درسیہ پر حاشیہ بھی تحریر کیا ہے۔افسوس کہ اکثر کتابیں ابھی تک غیر مطبوعہ پڑی ہیں۔

حضرت مولانا اوصاف حمیدہ اور خصائل مسعودہ کے دھنی تھے۔اپنے اسلاف واکابر کی تمام خوبیاں آپ کے اندر موجود تھیں یہی وجہ ہے کہ خدمت دین متین کی جو بنا آپ کے اجداد نے ڈالی تھی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے اسے تکمیل آشنا کر دکھایا۔

آپ خدمت دین وخدمت خلق کے جذبہ سے اس قدر مغلوب اور اپنے اجداد کی بار امانت سے اس درجہ لدے ہوئے تھے کہ کبھی آرام سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا۔ ایک طرف مدرسہ نظامیہ فرنگی محل میں درس وتدریس وکار افتاء کی ذمہ داری دوسری طرف مریدین ومتوسلین کی روحانی تربیت اس پر سیاسی ہنگامہ خیزیوں کے درمیان امت مسلمہ کی صحیح قیادت آپ کو جہد مسلسل کے لئے مہمیز کرتی رہتی۔

بلاشبہ آپ نے قوم کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا۔تصنیف وتالیف کے ذریعہ،تقریر وتحریر کے ذریعہ،سیادت وقیادت کے ذریعہ،اگر آپ کی اڑتالیس سالہ زندگی کا موازنہ آپ کے کارناموں سے کیا جائے تو میرے اس دعوے سے آپ سو فیصد اتفاق کریں گے۔

کچھ آپ کے عقائد ونظریات کے بارے میں

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق جس نامور خانوادہ سے ہے اس کے عقائد ونظریات اظہر من الشّمس ہیں۔ حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی سے لیکر آپ کی ذات تک سیکڑوں علماء اس علمی خانوادے میں ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے ہزاروں کتابیں اہل سنت کے عقائد ونظریات اور خوش عقیدہ مسلمانوں میں مروجہ دینی رسومات کے اثبات پر تصنیف فرمائیں۔

حضرت مولانا نے بھی انھیں عقائد وخیالات کی ترجمانی میں قلم چلایا جو تائید حق سے مؤید اور خاصہ اہل سنت ہیں۔

زیر نظر رسالہ اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اگرچہ حضرت مولانا کی مستقل تصنیف نہیں مگر اس سے کم بھی نہیں۔ قارئین اس رسالہ کے مطالعہ سے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوجائیں گے کہ آپ بہرحال مسلمانوں میں پھیلائے جانے والے غلط نظریات کا سدباب اور حقانیت کا اثبات چاہتے تھے۔

ذیل میں فتاویٰ قیام الملت کی روشنی آپ کے عقائد ونظریات کی ایک مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۲۷۳)

(۲) جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کو ممکن قرار دے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ قیام الملت، ص ۳۷)

(۳) رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متعلقات کی توہین کفر ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی علم غیب حاصل تھا بلکہ جمیع ما کان وما یکون کا علم آپ کو دیا گیا۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۵) انبیاء اور اولیاء کو علم غیب سے بالکل خالی سمجھنا معاذ اللہ کفر سے خالی نہیں کیونکہ اس سے بعض آیات قرآنیہ و وسعت قدرت کا انکار لازم آتا ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۷)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے میں شک کرنے والا یا تو دشمن رسول ہے یا ملحد و بے دین ہے یا پھر زندیق ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۷۸)

(۷) میلاد شریف کو کسی کے جنم دن سے تشبیہ دینا کفر ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۶۷)

(۸) قیام بوقت ذکر ولادت خیر الانام جائز و مستحسن ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۹۷)

(۹) مزار پر چادر فاتحہ اور مٹھائی پیش کرنا مستحسن ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۷۷)

(۱۰) مصنف تقویۃ الایمان نے بلاشبہ توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔(فتاویٰ قیام الملت، ص ۱۹۰)

(۱۱) فرقہ وہابیہ فرقہ مفسدین ہے ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔اپنے عقائد کے تحفظ کے لئے ان کے ساتھ مخالطت و مجالست اور ان کو اپنی مسجد میں آنے دینا جائز نہیں۔(۲۷۲/۲۷۳)

(۱۲) عبدالغنی و عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے۔(ص ۳۷۸)

(۱۳) نام اقدس سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔(۱۰۷)

بہر حال یہ چند باتیں یہاں بطور نمونہ ذکر کر دی گئیں۔تفصیل دیکھنی ہو تو فتاویٰ قیام الملت یا مقدمہ تنویر الصحیفہ ملاحظہ کریں۔

حضرت مولانا کی زندگی بڑی مختصر تھی ۔ ۲؍رجب ۱۳۴۴ھ/ ۱۷؍جنوری ۱۹۲۶ء بروز یکشنبہ بوقت عصر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور جوار رحمت میں جا بسے حالانکہ آپ عرس خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کیلئے اجمیر مقدسہ جانے کی تیاری فرما چکے تھے۔

اوپر مذکور ہوا کہ یہ رسالہ فتاویٰ قیام الملت سے لیا گیا ایک فتویٰ پر مشتمل ہے جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑی تفصیلی بحث پیش کی ہے۔صرف افادہ عام کے خاطر اسے شائع کیا جارہا ہے۔اس کتاب کا نام میں نے موضوع کی مناسبت سے ''رسالہ اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' رکھا۔اصل کتاب کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو اس لئے شروع میں چند صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ بھی شامل کر دیا گیا امید کہ قارئین اسے قبولیت کی نظر سے دیکھیں گے اور خامیوں سے ازراہ کرم مطلع کریں گے۔

یہاں پر میں تمام قارئین سے دعا کی گذارش کروں گا اپنے لئے اور جامعہ چشتیہ خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ خصوصاً صاحب سجادہ نیر ملت حضرت شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں صاحب قبلہ کے لئے جن کا ذوق سلیم، دینی جذبہ اور حب اسلاف میری تمام کاوشوں کی روح حیات ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سگ بارگاہ شیخ العالم
احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناج پوری
خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
ردولی شریف فیض آباد
۲۵؍ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ/ ۲۰؍مارچ ۲۰۱۲ء

تقدیم

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ

خانقاہ شیخ العالم علیہ الرحمہ

حق حق حق

خاصان خدا اور علم غیب

محمد احمد رضا
اشرفی مصباحی حنفی دنیا جپوری
مفتی صابری دارالافتاء جامعہ چشتیہ
خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف

اہل حق کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ معطی حقیقی اللہ علام الغیوب نے اپنے خاص بندے انبیاء ومرسلین علیہم السلام بلکہ بعض صالحین کو بھی غیب پر مطلع فرمایا ہے اور ہمارے آقا ومولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا سب سے وافر حصہ دیا اور جمیع ما کان وما یکون کے علم سے آپ کو سرفراز فرمایا۔

اہل حق کا یہ عقیدہ نہ تو خود ساختہ ہے اور نہ کسی سے ضد وتکرار کا نتیجہ بلکہ قرآن وحدیث روایت ودرایت سے یہی ثابت ہے جو اسلام کے عین مطابق ہے۔ واضح رہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہرگز نہیں کہ مخلوقات میں سے کسی بھی فرد کو جو کچھ حاصل ہے وہ بالذات حاصل ہے بلکہ ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ مخلوقات کا ہر فرد خود اپنے وجود میں خالق ومالک حقیقی کا محتاج ہے اور اسے جو بھی خوبیاں حاصل ہیں وہ سب عطائے ربانی کا فیضان ہے خواہ وہ خوبی علم غیب کی شکل میں ہو یا کسی اور صورت میں لھذا بعطائے الٰہی ہم اگر کسی نبی، رسول یا ولی کو غیب کا جاننے والا مانیں تو یہ شرک وکفر نہیں ہوگا۔ مختصر یہ کہ دیگر خوبیوں کی طرح علم غیب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذاتی اور دوسری عطائی

۔خداوند قدوس کا علم غیب ذاتی ہے اور نبی، رسول یا ولی کا علم غیب عطائی ہے اور حق یہ ہے کہ عطائی کو ذاتی کے ساتھ اتنی بھی مناسبت نہیں ہے جتنی مناسبت ایک قطرے کو سمندر سے ہے۔

اب جبکہ ہم نے یہ دعویٰ کرلیا کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے تو ہمارے اوپر دلائل کی روشنی میں اس کا اثبات بھی ضروری ہے لھٰذا آئندہ سطور میں قرآن وحدیث اور اقوال ائمۃ المسلمین کی روشنی میں ہم انشاء اللہ یہ واضح کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقبول بارگاہ افراد کو غیب کی خبر سے آگاہ کیا وہیں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات بلکہ جمیع ما کان وما یکون کے علم سے بھی مطلع فرمایا۔۔۔وما توفیقی الا باللہ۔

علم غیب کسے کہتے ہیں

آگے بڑھنے سے قبل یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ ''غیب'' کیا چیز ہے اور علم غیب کیا چیز ہے۔ لغت میں غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو نظر کے سامنے موجود نہ ہو۔

حضرت امام قرطبی لکھتے ہیں۔

''الغیب فی کلام العرب کل ماغاب عنک غابت الشمس تغیب والغیبة معروفة واغابت المرأة فهی مغیبة اذاغاب عنها زوجها'' (الجامع لاحکام القرآن ج۱ص ۱۶۳)

کلام عرب میں ہر اس شئی کو غیب کہتے ہیں جو تمہاری نظر سے پوشیدہ ہو چنانچہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں غابت الشّمس اور غیبت کا معنی مشہور ہے (اسی طرح) جب کسی عورت کا شوہر کھو جاتا ہے تو (اہل عرب) کہتے ہیں اغابت المرأة اور وہ عورت مغیبہ کہلاتی ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں

''والغیب ماغاب عنک (لسان العرب۔ج۱۔ص ۶۵۴)

غیب وہ ہے جو تم سے پوشیدہ ہو۔

یہی علامہ ابن منظور تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

''والغیب ایضا ماغاب عن العیون''وان کان محصلا فی القلوب (تاج العروس، ج۱،ص ۴۱۶)

وہ چیز بھی غیب ہی ہے جو آنکھوں سے تو غائب ہو مگر دلوں میں حاصل ہو۔

غیب کی لغوی تعریف کے بعد اب اس کی اصطلاحی تعریف بھی دیکھتے چلئے۔

اصطلاحی معنی میں غیب کا اطلاق ان امور پر ہوتا ہے جو نہ حواس کے ذریعہ معلوم ہوں اور نہ بداھت عقل سے اس کا علم ہو۔

غیب کی اصطلاحی تعریف علامہ راغب اصفہانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"مالا یقع تحت الحواس ولا تقتضیه بداهة العقل (المفردات، ص ۳۶۷)

(اصطلاح میں) غیب وہ ہے جو نہ حواس کے دائرے میں آسکے اور نہ بداہت عقل میں سما سکے۔

علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔

"وهو ماغاب عن الحس والعقل غیبة کاملة بحیث لایدرک لواحد منهما ابتداء بطریق البداهة" (تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۳۲)

وہ امور جو حس و عقل سے کلی طور پر پوشیدہ ہوں بایں طور کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی ابتداءً بطریق بداہت ان کا ادراک نہ کر سکے (اصطلاح میں) ان امور کو غیب سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں۔

"ان الغیب هو الذی یکون غائبا عن الحاسة" (تفسیر کبیر، ج ۲، ص ۲۷)

بیشک غیب وہ ہے جو حواس سے پوشیدہ ہو۔

علامہ بیضاوی لکھتے ہیں۔

"الخفی الذی لایدرکه الحس والیقتضیه بداهة العقل" (تفسیر بیضاوی، ج ۱، ص ۲۸)

(اصطلاح میں غیب) اس مخفی چیز کو کہتے ہیں کہ نہ حواس اس کا ادراک کر سکے اور نہ بداہت عقل اس کو پا سکے۔

مذکورہ سطور سے یہ واضح ہو گیا کہ غیب ایک ایسا امر ہے جو نظر سے اس طرح پوشیدہ ہو کہ نہ بداہت عقل اسے چھو سکے اور نہ حواس اس کا ادراک کر سکے لہٰذا یہ غیب

اگر کوئی جان لے تو اس جاننے کو علم غیب اور جاننے والے کو عالم غیب کہا جائے گا۔ نیز یہاں سے یہ بات بھی بالکل صاف ہوگئی کہ اگر عقل وحواس کے ذریعہ کبھی کسی مخفی چیز کا علم ہو بھی جائے تو اس علم کو علم غیب نہیں کہا جائے گا۔

اب رہا یہ سوال کہ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے مخفی شئی کا علم حاصل ہو اور اس کے عالم کو غیب کا جاننے والا کہا جائے تو ہمارے علماء محققین نے اس کے حصول کے دو واسطے بیان کئے ہیں ایک ''وحی'' جو انبیاء کرام کا خاصہ ہے دوسرا ''الھام'' جو نبی وغیر نبی سب کو عام ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں من جانب اللہ صرف انبیاء اور اولیاء کو حاصل ہیں۔ چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

''وباالجملة العلم الغيب امرتفردبه الله تعالىٰ لاسبيل اليه للعباد الاباعلام منه والالهام بطريق المعجزة اوالكرامة (شرح عقائد ،ص ۱۲۲)

حاصل کلام یہ کہ علم غیب ایک ایسا امر ہے جو خدائے تعالیٰ کے لئے خاص ہے بندوں کے لئے اس کے حصول کا وحی یا الھام کے سوا کوئی راستہ نہیں جو انھیں بطور معجزہ یا کرامت دیا جاتا ہے۔

علامہ قسطلانی المواھب اللدنیہ میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان الغيب يختص به تعالىٰ وماوقع منه على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم وغيره فمن الله تعالىٰ امابوحى او الهام''

بیشک غیب اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے البتہ جو غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے فرد کی زبان سے ظاہر ہوا وہ بذریعہ وحی یا الھام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں عطا ہوا۔

صرف یہی نہیں بلکہ جنت، دوزخ، حشر، نشر، میزان وپلصراط کے تعلق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خبریں دیں ہیں علماء ومفسرین نے ان پر بھی غیب کا اطلاق

کیا ہے جیسا کہ اس ضمن میں غیب کی تعریف کرتے ہوئے امام قرطبی فرماتے ہیں۔

"الغیب کل ما اخبر به الرسول علیه السلام مما لا تهتدی الیه العقول من اشراط الساعة وعذاب القبر والحشر والنشر والصراط والمیزان والجنة والنار" (الجامع لاحکام القرآن، ج ۱، ص ۱۶۳)

ہر وہ چیز جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے وہ غیب ہے جبکہ اس کا شمار ان چیزوں میں ہو جن تک عقل کی رسائی ناممکن ہو، مثلاً قیامت کی نشانیاں، عذاب قبر، حشر ونشر، صراط ومیزان اور جنت ودوزخ کے متعلق خبریں۔

اوپر ہم نے علماء اسلام کی مستند کتابوں سے اپنے موقف کے اثبات میں جو چند اقتباسات پیش کئے ہیں ان کی روشنی میں یہ مسئلہ بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ بعطائے الٰہی انبیاء واولیاء کو غیب کا علم حاصل ہے اور جس طرح بعطائے الٰہی انسان کو سننے والا اور دیکھنے والا کہنا کفر وشرک نہیں اس طرح بعطائے الٰہی انبیاء وصلحاء کو غیب کا جاننے والا ماننا بھی کفر وشرک نہیں۔

عالم غیب کی لغوی واصطلاحی تعریف قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی اور اب ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس سلسلہ میں قران مجید، احادیث مبارکہ اور ائمہ اسلام کا کیا کہنا ہے لہٰذا آیئے سب سے پہلے قرآن مجید سے پوچھا جائے کہ اس بارے میں اس کا کیا ارشاد ہے۔

علم غیب اور قرآن مجید کا موقف

قران مجید میں رب تبارک وتعالیٰ نے متعدد مقامات پر اپنے مقدس رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاایھاالنبی کہہ کر مخاطب فرمایا ہے مثلاً سورہ احزاب میں ہے ''یاایھاالنبی انا ارسلناک شاھدو مبشرا و نذیرا'' (الاحزاب 'پ ۲۲' آیت ۴۵) اے غیب کی خبریں بتانے والے ہم نے آپ کو گواہ خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے ولا بنا کر بھیجا۔

کتب لغب میں نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ علامہ زبیدی تاج العروس میں فرماتے ہیں۔

النبی المخبر عن اللہ فان اللہ تعالیٰ اخبرہ عن توحیدہ و اطلعہ علی غیبہ واعلمہ انہ نبیہ۔ (تاج العروس لذبیدی' ج ۱' ص ۱۲۱)

نبی کا معنی سے اللہ کی طرف سے خبر دینے والا پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید کی خبر دی اور اپنے غیب پر مطلع فرمایا۔ اور آپ کو بتایا کہ آپ نبی ہیں۔

مشہور عربی لغب المنجد میں ہے

والنبی المخبر عن الغیب او المستقبل باالھام من اللہ المخبر عن اللہ و مایتعلق بہ تعالیٰ (المخبر 'ص ۷۸۴)

نبی کا مطلب ہے اللہ کی طرف سے الھام کی بنا پر غیب یا مستقبل کی باتیں بتانے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے متعلقات کی خبر دینے والا۔

مصباح اللغات میں ہے النبیُ والنبیٌّ ۔اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا آئندہ کی پیش گوئی کرنے والا خدا کی طرف سے پیغامبر (مصباح اللغات، ص ۸۴۷ مرتب مولوی عبدالحفیظ بلیاوی سابق استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ)

علاوہ ازیں دیگر کتب لغت میں نبی کا یہی معنی بیان کیا گیا ہے یہ جو اوپر مذکور ہوا۔ لھذا اب اس سچائی کو قبول کرنے میں کوئی انکار و تردد نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کو بعطائے الٰہی غیب کا علم حاصل ہے۔ چنانچہ اسی عقیدہ کو قرآن مجید نے اپنے اندر متعدد مقامات پر مختلف انداز اور جداگانہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ تسکین خاطر کے لئے چند حوالے ملاحظہ کریں۔

ارشاد ربانی ہے۔

مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ (آل عمران، پ ۴، آیت ۱۷۹)

اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام انسانوں تمہیں غیب کا علم عطا کردے ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے

سورہ جن میں ارشاد ہوا۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَایُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَداً اِلاَّمَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن، پ ۲۹، آیت ۲۶)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا علاوہ اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

سورہ آل عمران میں یہ فرمان بھی موجود ہے

ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ (سورہ آل عمران، پ ۳، آیت ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

اسی طرح سورہ ھود میں آیا ہے۔

تِلْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَا اِلَیْکَ (سورہ ھود پ ۱۲، آیت ۴۹) یہ غیب کی خبریں ہیں جنھیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بالکل صاف طور پر کہا تھا

وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَاتَدَّخِرُوْنَ فِیْ بِیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ (سورہ آل عمران ،پ ۳، آیت ۴۹) اور میں تم سب کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو بے شک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دعوے کو نہ صرف یہ کہ باقی رکھا ہے بلکہ اس کی تائید وتصدیق بھی کر رہا ہے اگر حضرت مسیح اپنے اس دعوے میں صادق نہ ہوتے تو ضرور قرآن کریم ان کو اس سے روکتا لیکن قرآن کریم کا اس عقیدے سے نہ روکنا یہی ہمارے لئے بطور دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

ہاں یہاں پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ پھر ان آیتوں کا کیا مطلب جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے مثلاً یہ آیت کریمہ

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُھَا اِلاَّ ھُوَ (سورہ انعام پ ۷، آیت ۵۹) اور غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں اس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا۔

تو حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراض مذکور کا جواب بھی نہایت ہی شاندار طریقے سے دیا ہے۔

چنانچہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

فالله تعالیٰ عنده علم الغیب وبیده طریق الموصلة لایملکها الاهو فمن شاء اطلاعه علیها اطلعه ومن شاء حجبه عنها حجبه ولایکون من افاضته الاعلی رسله بدلیل قوله تعالیٰ وماکان الله لیطلعکم علی اللغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء وقال عالم الغیب فلایظهره علی غیبه احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔(الجامع لاحکام القرآن، ج۷، ص۳)

پس اللہ کے پاس غیب کا علم ہے اور اس کے ہاتھ میں غیب تک پہنچانے والے راستے ہیں اور وہی ان کا مالک ہے تو وہ جس کو ان پر اطلاع دینا چاہے دیتا ہے اور جس سے چھپانا چاہے چھپاتا ہے ہاں اسکا یہ کرم صرف اس کے رسولوں پر ہوتا ہے اسکی دلیل خود رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب پر اطلاع دے دے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے غیب کے لئے چن لیتا ہے اور فرمایا غیب کا عالم وہی ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے۔

یہی بات حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ کے تحت لکھی ہے۔فرماتے ہیں۔

لایعلمون الغیب الاعند اطلاع الله بعض انبیائه علی بعض الغیب کماقال عالم الغیب فلایظهر علی غیبه احدا الامن ارتضی من رسول (تفسیر کبیر، ج۷، ص۱۱)

لوگ خود بخود غیب کا علم نہیں جانتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں میں سے جس کو چاہے غیب پر مطلع فرمادے جیسا کہ اسکا فرمان ہے وہ غیب کا جاننے والا (خدا) اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا لیکن اپنے محبوب رسولوں میں سے جس کو چاہے (غیب سے مطلع فرمادیتا ہے)۔

اسی طرح دیگر کبار ائمہ تفسیر نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں یہی متذکرہ بالا توضیح بیان کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقبول بندوں کو علم غیب عطا کیا ہے اور جن آیتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسی کے لئے ثابت نہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ بالذات ثابت نہیں کیونکہ غیر خدا کے لئے اگر بالعطا علم غیب بھی ثابت نہ مانا جائے تو بے شمار ان نصوص قرآنیہ کا انکار لازم آئے گا جن سے غیر خدا کے لئے عطائی علم غیب کا اثبات ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ منکرین علم غیب انبیاء وصلحاء صرف انھیں آیتوں کو شدومد کے ساتھ پیش کرتے ہیں جو بظاہر اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا کے علاوہ علم غیب کسی دوسرے کے لئے ثابت نہیں اور ان آیتوں کو چھپاتے ہیں جن سے غیر خدا کے لئے علم غیب کا اثبات ہوتا ہے حالانکہ یہ آیتیں نہ تو ایک دوسرے کے لئے ناسخ ومنسوخ ہیں اور نہ ان کے مابین تضاد وتناقض اور جب قرآن مجید پر ''**ذالک الکتاب لاریب فیہ**'' کے اعتقاد کے ساتھ ایمان لانا فرض ہے تو لامحالہ یہ تطبیق قبول کرنی پڑے گی کہ قرآن پاک میں جہاں اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد علم غیب ذاتی ہے اور جہاں ثابت مانا گیا ہے اس سے مراد علم غیب عطائی ہے۔

علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ نے ان آیتوں کے درمیان بڑی عمدہ تطبیق پیش فرمائی ہے آئندہ صفحات میں آپ انشاء اللہ اسے اپنی جگہ ملاحظہ کریں گے۔

دلائل از احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اب ہم یہاں چندان احادیث طیبہ کوذکر کرتے ہیں جواس بات پر دال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کوعلم غیب عطا فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قاما فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنا عن بداء الخلق حتی دخل اھل الجنۃمنازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذالک من حفظہ ونسیہ من نسیہ (بخاری شریف، ج اول، ص ۴۵۳)

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے توآپ نے ہمیں مخلوقات کی پیدائش کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی اور جہنمی اپنے اپنے ٹھکانوں تک پہنچ گئے توجس نے اسے یادرکھا تو یاد رکھااور جس نے بھلادیا تو بھلادیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بھم فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان (بخاری جلد اول، ص ۵۱۹)

ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنھم احد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ (ان کی ہیبت کی وجہ سے) لرزنے لگا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد ٹھہر جا کیونکہ (اس وقت) تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

واللہ مایخفی علی خشوعکم والارکوعکم انی لاراکم من وراء ظھری (بخاری جلد اول، ص ۵۹)

قسم خدا کی مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہار ارکوع پوشیدہ نہیں ہے میں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

جنگ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی آپ نے قتل ہونے والے کافروں کے نام بتا دیئے اور ان کے مقتل کی نشاندہی بھی فرمادی جیسا کہ صاحب مشکوٰۃ نے صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

فانطلقوا حتی نزلوا بدراً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذامصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھٰھناوھٰھنا قال فماماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوٰۃ باب فی المعجزات، ص ۵۳۱)

مجاہدین اسلام چل پڑے یہاں تک کہ جب مقام بدر میں اترے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جگہوں کی نشاندہی) کرتے ہوئے فرمایا یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے، دست مبارک کو زمین پر رکھتے ہوئے فرمایا یہاں اور یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی ادھر ادھر قتل نہ ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو قبروں میں ہو رہے عذاب کے بارے میں خبر دی اور وجہ عذاب سے بھی آگاہ فرمایا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرعلی قبرین فقال انھما یعذبان ومایعذبان فی کبیراما ھذافکان لایستتر من بولہ واماھذافکان یمشی بالنمیمۃ (جامع الترمذی،ص۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوقبروں کے پاس سے گزرے توفرمایا کہ بے شک یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں مگر کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھااوردوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیش گوئی سنائی کہ تمہاری سوتیلی ماں بنت خارجہ کے حمل میں لڑکی ہے اوران کی یہ پیش گوئی بالکل حق ثابت ہوئی پوری حدیث مؤطا امام محمد باب النحلی میں مذکور ہے یہاں صرف اس کا ایک ضروری حصہ نوٹ کیا جاتا ہے جواس مقام کے زیادہ مناسب ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیقہ سے تقسیم میراث کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

وانما ھوااخوکِ واختاک فاقتسموا علی کتاب اللہ عزوجل قالت یاابت واللہ لوکان کذاوکذا لترکتہ انما ھی اسماء فمن الاخریٰ قال(ابوبکر) ذوبطن بنت خارجہ اراھاجاریۃ فولدت جاریۃ (مؤطا امام محمد،ص۳۴۹)

اور بے شک تمہارا ایک بھائی اوردو بہنیں ہیں لہٰذا سارامال کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کرنا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیااے میرے اباجان مال کتنا یہی کیوں نہ ہومیں اسے چھوڑ دوں لیکن میری توصرف ایک ہی بہن اسماء ہے یہ دوسری کون ہے؟ توحضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اورمیرا خیال ہے وہ لڑکی ہوگی ۔پھراس کے بعد بنت خارجہ نے لڑکی ہی جنی۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں خطبہ ارشادفرمارہے تھے اورحضرت ساریہ رضی اللہ عنہ مقام نہاوند میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مصروف

تھے ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہی میں رہ کر نہ صرف میدان جنگ کا منظر ملاحظہ کرلیا بلکہ حضرت ساریہ کی رہنمائی بھی فرمائی۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے۔

عن ابن عمر ان عمر بعث جیشا وامرعلیھم رجلا یدعی ساریة فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یاساریة الجبل ۔فقدم رسول من الجیش فقال یاامیر المؤمنین لقینا عدونا فھزمونا فاذا بصائح یصیح یاساریة الجبل فاسندناظھورنا الی الجبل فھزمھم اللہ تعالیٰ۔ (مشکوٰۃ ،ص ۵۴۶)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب عمر نے ایک لشکر بھیجا اوران پر ایک شخص کوامیر بنایا جنھیں ساریہ کہا جاتا تھا ایک دن حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک چیخنے لگے اے ساریہ! پہاڑ کولو پھرایک دن ایک قاصد آیا اورکہا کہ اے امیر المؤمنین ہم کو ہمارا دشمن ملاانھوں نے ہم کو بھگا دیاتو کوئی چیخنے والا چیخا کہ اے ساریہ پہاڑ کولو پس ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف لگالیں پھراللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی۔

مذکورہ بالاسطور میں بطور نمونہ چند حدیثیں ذکر کی گئیں ورنہ کتب احادیث میں سیکڑوں حدیثیں اس مضمون پر وارد ہیں جن سے یہی عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کوغیب کاعلم عطا کیا ہے۔

عقیدہ علم غیب ائمہ مفسرین کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا۔ (سورہ کھف ' پ ۱۵' آیت ۶۵) اور ہم نے اسے اپنا خاص علم سکھایا۔

علامہ قرطبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس علم کا ذکر ہے اس سے مراد علم غیب ہے۔ فرماتے ہیں۔

"وعلمناه من لدنا علما" ای علم الغیب (الجامع لاحکام القرآن' ج ۱۱' ص ۱۶) اور ہم نے اسے علم لدنی سکھایا یعنی علم غیب سکھایا۔

حضرت امام بیضاوی اور حضرت امام عجیلی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

ممایختص بناولایعلم الابتوفیقنا وھوعلم الغیوب (انوار التنزیل ' ج ۳' ص ۲۹) یعنی اس میں سے جو ہمارے ساتھ خاص ہے اور ہماری توفیق کے بغیر کوئی نہیں جان سکتا وہ غیوب کا علم ہے۔

حضرت امام ابن جریری طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس کا قول ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

وماکان رجلا یعلم علم الغیب وقد علم ذالک (جامع البیان' ج ۱۰' ص ۱۸۱) اور حضرت خضر ایک مرد تھے جو علم غیب جانتے تھے اور انھیں یہ علم سکھایا گیا تھا۔

قرآن مجید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان **انبئکم بما تاکلون وماتدخرون الخ** کی تفسیر میں حضرت امام خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وکان عیسیٰ علیہ السلام یخبر الرجل بما اکل البارحۃ وبما یاکل الیوم وبما یدخرہ للعشاء (تفسیر خازن، ج ۳۷، ص ۲)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی آدمی کو جو گذشتہ کل کھایا تھا اور جو آج کھائے گا اور رات میں کھانے کیلئے جمع کرے گا سب کی خبر دیتے تھے۔

حضرت امام رازی فرماتے ہیں

انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان۔۔۔ یخبر عن الغیوب (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۵۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب کی خبر دیتے تھے۔

حضرت امام ابن کثیر لکھتے ہیں۔

ای اخبرکم بما اکل احدکم الآن وما ھو مدخرلہ فی بیتہ لغدٍ (تفسیر القرآن لابن کثیر، ج ۱، ص ۳۶۵)

میں تمہیں اس چیز کی خبر دیتا ہوں جو تم میں سے کسی نے اس وقت کھائی ہے اور اس چیز کی بھی جو آنے والے کل کے لئے جمع کیا ہے۔

حضرت علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ آیت پاک **عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا** کے تحت بیان کرتے ہیں۔

اطلاع الانبیاء علی الغیب اقوی من اطلاع الاولیاء (تفسیر صاوی، ج ۴، ص ۲۴۴)

انبیاء کرام کا غیب پر اطلاع پانا بمقابل اولیاء کے زیادہ قوی ہے

حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ **ان اللہ عندہ علم الساعۃ** کی تفسیر کرتے

ہوئے رقمطراز ہیں۔

اخبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عما فی الرحم من ذکر اوانثیٰ فوقع کما اخبر (تفسیر روح البیان)	بعض اولیاء اللہ نے بارش ہونے اور ماں کے پیٹ میں مذکر ہے یا مؤنث اس کی پیش گی خبر دی تو ان کی خبر واقع کے مطابق ہوئی۔

چند مستند ائمہ تفسیر کے حوالے سے یہاں صرف یہ دو چار شواہد پیش کئے گئے جبکہ دیگر تمام مفسرین عظام کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو بہت سے مغیبات پر اطلاع بخشی ہے۔

عقیدہ علم ما کان و ما یکون

ہم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے سید الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم سب سے زیادہ عطا فرمایا اور ما کان و ما یکون کے علم سے بھی آپ کو مالا مال کیا۔ اور حق یہ ہے کہ یہ عقیدہ اسلامی تعلیمات اور ادلہ شرعیہ کے عین مطابق وموافق ہے نہ کہ ہمارا خود ساختہ۔

مقام تحریر کے لحاظ سے یہاں پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کی وسعت کی ایک مختصر سی جھلک قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں پیش کیا جائے۔

ارشاد رب العالمین ہے۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ (سورہ نساء پ ۵، آیت ۱۱۳)

اور اس نے آپ کو وہ سب علم سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

صاحب تفسیر حسینی اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔

در بحر الحقائق می فرماید کہ آن علم ما کان وما سیکون است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در شب اسریٰ بداں حضرت عطا فرمودہ۔ چنانچہ دراحادیث معراجیہ آمدہ است کہ درزیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند

بحر حقائق میں لکھا ہے کہ وہ ما کان وما یکون کا علم ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ نے شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ جیسا کہ معراج کی حدیثوں سے ظاہر ہے کہ میں عرش کے

فعلمت بها ماکان وماسیکون پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود۔(تفسیر حسینی، ج ا، ص ۱۲۴)

نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالا گیا پس میں نے جان لیا جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں لکھا ہے۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ای علوم عواقب الخلق وعلم ماکان وماسیکون۔ (عرائس البیان، ج ا، ص ۱۵۹)

اور آپ کو سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے یعنی مخلوقات کے انجام کا علم اور جو کچھ ہو چکا اور ہونے والا ہے اس کا علم۔

علامہ قاضی بیضاوی تفسیر بیضاوی میں آیت مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

من خفیات الامور اومن امور الدین والاحکام (تفسیر بیضاوی، ج ا، ص ۳۸)

یعنی مخفی امور کا علم یا امور دینیہ اور احکام کا علم۔

امام خازن لکھتے ہیں۔

علمک علم الغیب مالم تکن تعلم (تفسیر خازن)

آپ کو غیب کا علم سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے

اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ (نحل پ ۱۴، آیت ۸۹)

صاحب عرائس البیان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

یخبر عما کان ومایکون من کل حد وکل علم ومحمد ﷺ ھوالمبین لتبیان الکتاب (تفسیر عرائس البیان، ج ا، ص ۵۳۶)

اور یہ کتاب ماکان وما یکون کی ہر حد کی خبر اور ہر علم سے آگاہ کرتی ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کے بیان کرنے والے ہیں۔

علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں۔

بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم ظاهر فان فيه تبيان كل شئى ما كان ومايكون وماكائن ۔(تفسیر صاوی ،ج ۲،ص ۱۳)

کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ظاہر عموم سے یہی پتہ چلتا ہے کیونکہ اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے یعنی جو ہوا، جو ہوگا اور جو ہونے والا ہے۔

سورہ رحمن میں ارشاد ہوا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔(سورہ رحمن، پ ۲۷، آیت ۳/۴)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔

صاحب تفسیر خازن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "علمه البيان" يعنى بيان ما كان ومايكون لانه صلى الله عليه وسلم ينبى عن خبر الاولين والآخرين (خازن ،ج ۷،ص ۲)

انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں علمہ البیان یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو ما کان وما یکون کا علم سکھا دیا کیونکہ آپ اولین وآخرین کی خبر دیتے ہیں۔

حضرت امام صاوی مالکی لکھتے ہیں۔

هو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانه الانسان الكامل والمراد بالبيان علم ما كان ومايكون وماهو كائن (تفسیر صاوی ،ج ۴،ص ۱۲۹)

وہ انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے کہ آپ ہی انسان کامل ہیں اور بیان سے مراد جو کچھ ہو چکا جو کچھ ہوگا اور جو کچھ ہونے والا ہے انھیں امور کا علم ہے۔

حضرت امام بغوی بھی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں یہی عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خلق الانسان" یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما کان و مایکون لانہ کان یبین عن الاولین والآخرین (معالم التنزیل، ج ۷، ص ۱)

اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو بیان سکھایا یعنی ما کان و ما یکون کا علم سکھایا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کے احوال بیان کرتے ہیں۔

تفصیل سے بچنے کیلئے ہم قرآن مجید کی صرف انھیں تین آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں جو طالبان حق کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ لیکن مزید وضاحت کے طور پر اس مضمون سے متعلق چند حدیثیں بھی ملاحظہ کرتے چلئے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

ان رسول اللہ ﷺ خرج حین زاغت الشمس فصلی الظھر فقاما علی المنبر فذکر الساعۃ و ذکر ان فیھا امور اعظاما ثم قال من احب ان یسأل عن شئی فلیسأل فلاتسألون عن شئی الا اخبرتکم مادمت فی مقامی ھذا فاکثر الناس فی البکاء واکثر ان یقول سلونی فقاما عبداللہ بن حذافۃ السھمی فقال من ابی قال ابوک حذافۃ ثم اکثر ان یقول سلونی فبرک عمر رضی اللہ عنہ علی

رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لائے پھر نماز ظہر ادا فرمانے کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس دن بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں گے۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھنا چاہے پوچھ لے تم جس چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھوگے میں تمہیں بتادوں گا جب تک اس جگہ پر ہوں۔ لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کیا۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ

رکبتیه فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمدنبیا فسکت ثم قال عرضت علی الجنة والنار آنفاً فی عرض هٰذا الحائط فلم ارکالخیر والشر (صحیح بخاری، جلداول، ص ۷۷)

سے پوچھو مجھ سے پوچھو! پس حضرت عبداللہ بن حذافہ اسھمی کھڑے ہوئے اورعرض کیا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ توآپ نے جواباًارشاد فرمایا کہ تمہارا باب حذافہ ہے۔پھرآپ کثرت سے فرمانے لگے کہ مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو! یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوزانوں بیٹھ کرعرض کرنے لگے (یارسول اللہ) ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پراورمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔تب جا کرنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔پھراس کے بعد ارشادفرمایا کہ ابھی ابھی مجھ پر اس دیوار کے عرض میں جنت اوردوزخ پیش کی گئی پس میں نے اس کے مثل خیر اورشرنہیں دیکھی۔

اس مضمون کی ایک حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

عن ابی موسیٰ قال سئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن اشیاء کرھھافلما اکثر علیه غضب ثم

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا

قال للناس سلونی مماشئتم فقال رجل من ابی قال ابوک حذافة فقال آخر من ابی یارسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبة فلمارأی عمر مافی وجهه قال یارسول اللہ انانتوب الی اللہ عزوجل (بخاری ،جلداول،ص۱۹/۲۰)

جب بہت زیادہ پوچھا گیا تو آپ کو ناگوار گزرا پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا پوچھو جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو تو ایک شخص نے عرض کیا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ پھر ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ شیبہ کا غلام سالم ہے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے روئے انور پر ناراضگی کی کیفیت دیکھی تو عرض کیا یارسول اللہ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوزید کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابوزید قال صلی بنارسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوگئے پس آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آن پہنچا پھر آپ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا آپ منبر سے اتر کر ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد

الشمس فاخبرنا بما کان وبما کائن فاعلمنا احفظنا (صحیح مسلم، جلد ۲، ص ۳۹)

فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کی خبر دے دی۔ تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

حضرت خطیب قسطلانی مواھب اللدنیہ میں حضرت ابن عمر کی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ، کانما انظر الی کفی ھذا۔ (مواھب اللدنیہ، جلد ۲، ص ۱۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند کیا تو میں اس میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو ایسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں حضرت ابوذر کی یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومایقلب طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرنا منہ علما۔ (خصائص کبریٰ، جلد ۲، ص ۱۰۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس عالم میں چھوڑا کہ آسمان میں کوئی پرندہ اپنا پر بھی نہیں بدلتا مگر یہ کہ آپ نے ہمارے سامنے اس کا علم بیان فرما دیا۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں ایک طویل حدیث تخریج فرمائی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے۔

عن ابی سعید خدری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماصلوٰۃ العصر بنھارا ثم قام خطیبا فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الااخبرنا بہ ۔(ترمذی ‘جلد ۲‘ص ۴۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز اول وقت میں پڑھائی پھر کھڑے ہوکر آپ نے ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کی خبر دے دی۔

کتابوں میں وارد ہے کہ حضرت امام مھدی قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے ۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد کی مکمل کیفیت بیان فرمادی اور یہ بھی واضح کردیا کہ ان کی شکل وصورت کیسی ہوگی۔ چنانچہ صاحب مشکوٰۃ روایت کرتے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقتنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین (مشکوٰۃ‘ص ۴۷۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مھدی مجھ سے ہے جو روشن پیشانی والا اور بلند ناک والا ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وجبر سے بھر جائے گی وہ سات سال حکومت کرے گا۔

میں سمجھتا ہوں مذکورہ دلائل یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ رب تعالیٰ نے ہمارے آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون کا علم

عطا کیا ہے۔ ورنہ اگر اس موضوع سے متعلق آیات، احادیث وعلمائے اسلام کے مستند اقوال جمع کئے جائیں تو جلدوں میں کتاب تیار ہو جائے گی البتہ جس کے اندر قبولیت حق کا تھوڑا بھی عنصر موجود ہوگا اس کے لئے اسی قدر کافی وشافی ہیں انشاء اللہ ہاں جن کے دلوں میں گمراہیت کا پردہ پڑا ہوگا ان کا کوئی علاج نہیں۔

اختصار کا تقاضا تو یہ ہے کہ بات یہیں ختم کردی جائے مگر یہ غیر مناسب ہوگا اور تشنگی بھی باقی رہ جائے گی اگر اس اہم مسئلہ پر تھوڑی سی وضاحت نہ پیش کی جائے جس کا تعلق علوم خمسہ سے ہے لہٰذا تکمیل مضمون سے قبل اس کی بھی ایک مختصر سی جھلک فردوس نظر ہے۔

مغیبات خمسہ اور علم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

سطور سابقہ میں بدلائل قطعیہ یہ ثابت ہو چکا کہ ہمارے آقاء ومولا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم بلکہ جمیع ما کان وما یکون کا علم بارگاہ رب العزت سے عطا ہوا تھا اور مغیبات خمسہ پر بھی رب تعالیٰ نے آپ کو اطلاع بخشی۔

منکرین علم غیب کا کہنا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے بطور عطا بھی اس کو ثابت ماننا کفر وشرک سے خالی نہیں اور بطور دلیل وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذاتکسب غدا وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر (سورۂ لقمان، پ ۲۱ آیت ۳۴)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔وہ مینہ برساتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ماں کے رحموں میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس حصے پر اس کی موت ہوگی بے شک اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے۔

ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم از خود غیب کا علم نہیں جانتے بلکہ رب تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں لہٰذا جس طرح دیگر غیوب کا علم بعطائے الٰہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے اسی طرح مغیبات خمسہ کا علم بھی بعطائے الٰہی ان کو حاصل ہے اور دلائل وشواہد بھی اسی عقیدے کی تائید میں ہیں۔بطور نمونہ یہاں صرف چند

دلیلیں ذکر کی جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جن پانچ چیزوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔

اول : قیامت کب آئے گی۔

دوم : بارش کب نازل ہوگی۔

سوم : ماں کے پیٹ میں کیا ہے

چہارم : کوئی کل کیا کرے گا

پنجم : کوئی کہاں مرے گا

انھیں پانچ چیزوں کو مغیبات خمسہ یا مفاتیح خمسہ کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس مقام پر محققین علماء نے منکرین کے تعاقب میں بحث ومباحثہ کا ایک طویل سلسلہ قائم کردیا ہے۔ اور دلائل وبراہین کے انبار لگادیئے ہیں اگر یہاں ان دلائل کا محاصرہ کیا جائے تو طوالت واطناب سے بچنا مشکل ہوگا۔ اس لئے ان سارے مباحث کو قلم انداز کیا جاتا ہے اور یہاں براہ راست صرف چند باتیں لکھیں جاتی ہیں۔ جن سے پہلی ہی نظر میں مقصود واضح ہوجاتا ہے۔

مذکورہ آیت پاک یعنی ان اللہ عندہ علم الساعہ الخ کی تفسیر میں صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

وما روی عن الانبیاء والاولیاء من الاخبار عن الغیوب فبتعلیم اللہ تعالی امابطریق الوحی اوبطریق الالھام والکشف ۔۔۔ کذا اخبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عما فی الرحم من	اورانبیاء واولیاء سے جوغیب کی خبریں مروی ہیں تو یہ اللہ کی تعلیم سے ہے یاتوبطریق وحی یاپھر بطریق الہام وکشف جیسا کہ بعض اولیاء نے بارش اترنے کی خبردی اوررحم مادر میں لڑکا یالڑکی ہونے کی خبردی اور پھر فی الواقع

ذکر او انثی فوقع کما اخبر۔ (روح البیان ‘ج ۷‘ص ۱۰۵)

وہی ہوا جس کی انہوں نے خبر دی۔

آیت مذکورہ کے تحت علامہ صاوی علیہ الرحمہ کا خوب صورت تبصرہ بھی قابل دید ہے چنانچہ وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وماتدری نفس ماذاتکسب غدا ای من حیث ذاتھا و اما باعلام اللہ للعبد فلا مانع منہ کالانبیاء و بعض الاولیاء فلامانع من کون اللہ یطلع بعض عبادہ الصالحین علی بعض ھذہ المغیبات فتکون معجزۃ للنبی و کرامۃ للولی۔ (الصاوی علی الجلالین ‘ج ۳‘ص ۲۳۰)

اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا یعنی یہ ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا ہاں اگر اللہ تعالیٰ بندے کو اس کا علم عطا کر دے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں جیسا کہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ پس اللہ تعالیٰ کا بعض صالحین بندوں کو ان مغیبات سے مطلع کر دینا کوئی چیز اس سے روک نہیں سکتی البتہ یہ اطلاع نبی کے لئے بطور معجزہ اور ولی کیلئے بطور کرامت ہوتی ہے۔

حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت کے تحت رقمطراز ہیں۔

ولک ان تقول ان علم ھٰذہ الخمس وان لم یملکہ الا اللہ لکن یجوز ان یعلمھا من یشاء من محبیہ و اولیائہ بقرینۃ قولہ تعالیٰ ان اللہ علیم خبیر بمعنی المخبر (تفسیرات احمدیہ ‘ص ۶۰۷)

اور تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ان پانچ چیزوں کے علم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور ولیوں میں سے جسے چاہے یہ علوم سکھا دے اس قرینہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

میں موجود ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ علیم خبیر بمعنی مخبر یعنی خبر دینے والا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مغیبات خمسہ کا علم عطا فرما دیا تھا۔

بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی میں یہ حدیث مرقوم ہے۔

عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خبير لاعطين هٰذه الراية غداً رجلاً يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله (بخاری ،ج ۲،ص ۶۰۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل صبح میں جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دونگا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پوری حدیث بخاری ومسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ دوسرے دن صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا مرحمت فرمایا اور آپ نے جیسا فرمایا بعینہ ویسا واقع ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں خیبر فتح ہو گیا۔

یہ حدیث صاف طور پر یہ بتا رہی ہے کہ کل کیا ہوگا اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا۔

مسلم شریف کی یہ حدیث بھی اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہے۔

عن انس رضى الله عنه۔۔۔ قال فقال النبى صلى الله عليه وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

هذا مصرع فلان ويضع يده على الارض هٰهنا قال فما ماط احدهم عن موضع يدرسول الله صلى الله عليه وسلم (مسلم ،ج ۲،ص ۱۰۲)

اپنے دست مبارک کو زمین پر رکھ کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے یہ فلاں کے ڈھیر ہونے کی جگہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی (مقتول) اِدھر اُدھر نہ ہوا۔

یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آئندہ کل کیا ہوگا اور کون کہاں مرے گا اس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا خبر دینا بھی مروی ہے کہ بارش کب ہوگی۔ چنانچہ ابوبکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم اخبر عن ملک السحاب انه یجیٔ من بلد کذا وانهم مطروا یوم کذا۔ (خصائص کبریٰ، ج ۲،ص ۱۰۳)

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے فرشتے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ فلاں شہر سے آرہا ہے اور فلاں دن وہاں کے لوگوں پر بارش ہوگی۔

اسی کتاب میں امام بیہقی کی یہ روایت بھی موجود ہے۔

عن ابن عباس قال اصابتنا سحابة فخرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی أنفا فسلم علی واخبرنی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سروں پر بادل منڈلا رہے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی ابھی بادل چلانے والا فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھے

انه یسوق السحاب الی واد بالیمن یقال صریح فجاء نا راکب بعد ذالک فسألناہ عن السحابة فاخبر انهم مطروا فی ذالک الیوم۔ (ایضاً)

سلام کیا پھر خبر دی کہ وہ بادلوں کو یمن کی وادی کی طرف لے جارہا ہے جسے صریح کہا جاتا ہے (راوی کا بیان ہے کہ) اس کے بعد ہمارے پاس وہاں سے ایک سوار آیا ہم نے اس سے بادلوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسی دن ان کے یہاں بارش ہوئی۔

رحم مادر میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے بھی آگاہ فرمایا تھا اور آپ کا اس تعلق سے خبر دینا بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کی یہ حدیث بتارہی ہے۔

عن ام الفضل بنت الحارس انها دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالت یارسول اللہ انی رأیت حلما منکرا اللیلة قال وماهو قالت انه شدید قال وماهو قالت رأیت کان قطعة من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رأیت خیرا تلد فاطمة انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت

حضرت ام الفضل بنت حارس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے آج رات برا خواب دیکھا ہے۔ فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا وہ سخت ہے۔ آپ نے فرمایا بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے؟ عرض کیا گویا آپ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے ہاں انشاء اللہ لڑکا ہوگا جو تمہاری آغوش میں ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین

فاطمة الحسین ۔فکان فی حجری کما قال رسول اللہ ﷺ (مشکوٰۃ، ص ۵۷۲)

پیدا ہوئے۔ پس حسین میری گود میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق۔

یہ بھی حق ہے کہ رب تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقوع قیامت کے وقت سے بھی آگاہ فرمادیا تھا اگرچہ آپ نے کھل کر کہیں اس کی نشاندہی نہیں فرمائی اور کسی چیز کا صراحت کے ساتھ ذکر نہ کرنا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ اس کا علم بھی نہ ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ چھپانا کسی مصلحت کے تحت ہو۔

کتب احادیث میں وارد وہ روایتیں جن میں علامات قیامت کا ذکر ہے وہ بھی یہی ظاہر کرتی ہیں کہ جن باتوں کو بیان کرنے کی آپ کو اجازت تھی ان کو آپ نے مکمل شرح وسبط کے ساتھ بیان فرمایا اور جن باتوں کو مخفی رکھنے کا حکم تھا ان سے آپ نے کف لسان فرمایا۔

بہرحال دلائل شرعیہ وبراہین عقلیہ کی روشنی میں یہ امر آفتاب نیم روز کی طرح بالکل صاف اور واضح نظر آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغیبات خمسہ کا علم عطا فرمایا ہے اور پھر ان میں سے آپ نے جس کو چاہا بیان فرمادیا۔ یہی عقیدہ ان محققین علماء کا بھی ہے جن کے اقوال قابل استناد واستدلال تسلیم کئے جاتے ہیں۔ مثلاً علامہ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذا الامور الخمسۃ (شرح قصیدہ بردہ، ص ۷۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان امور خمسہ کا علوم عطا فرمایا۔

حضرت علامہ صاوی رقمطراز ہیں۔

قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا من الدنيا حتى اطلعه الله على تلك الخمس (صاوی علی الجلالیل، ج ۳، ۳۶۰)

علمائے حق نے فرمایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ امور پر مطلع فرمادیا۔

امام زرقانی کا قول ہے۔

وقد اعلمه الله تعالیٰ ماعدا مفاتیح الغیب الخمسه وقیل حتی هی وامره بکتمها (شرح مواهب اللدنیہ، ج ۱، ص ۱۹)

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ چیزوں کے علاوہ ہر شئی کا علم عطا فرمادیا ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کو ان پانچ امور کا علم بھی دیا گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم فرمایا۔

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

هو صلی الله علیه وسلم لایخفی علیه شیئی من الخمس المذکورة فی الایة الشریفة وکیف یخفی علیه ذالک والاقطاب السبعة من امته الشریفة یعلمونها وهم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین والآخرین الذی هوسبب کل شئی (الابریز، ص ۳۱۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت میں مذکورہ پانچ اشیاء میں سے کوئی شئی بھی مخفی نہ رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ مخفی بھی کیسے رہ سکتی ہے جبکہ آپ کی امت کے سات قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مقام غوث سے نیچے ہے تو پھر غوث کا کیا عالم ہوگا اور پھر سیدالاولین والآخرین جو کہ ہر شئی کی وجہ تخلیق ہیں ان کا عالم کیا ہوگا۔

الغرض ہمارا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء وبعض صالحین خصوصاً نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات پر اطلاع عطا فرمائی ہے ۔نصوص قرآنیہ اوراحادیث طیبہ کے حوالے سے اپنی جگہ مضبوط اور مبرھن ہو چکا اور یہی عقیدہ تمام سلف وخلف اور جمیع عامۃ المسلمین کا ہے۔اس سے انکار وروگردانی حق سے فرار اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

واضح رہے کہ اس موضوع سے متعلق بہت سے تفصیلی مضامین ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترک کر دیا ہے اور صرف موٹی موٹی باتوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے اگر چہ پھر بھی اس میں طوالت آ گئی ہے مگر شروع سے آخر تک جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ طالب حق کے لئے انشاء اللہ تسکین قلب وجگر کا باعث ہوگا۔

وماعلینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ

حضرت شیخ العالم ردولی شریف فیض آباد

۲۴/ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

۱۸/مارچ ۲۰۱۲

حق حق حق

رسالہ

اثبات علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف

امام المتاخرین قیام الملت والدین

حضرت علامہ شاہ قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ

تصحیح وترتیب جدید

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ

سوال:-کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو کا قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے غیب پر آگاہی نہیں عنایت فرمائی اور جو علم عطا ہوا تھا وہ اب نہیں ہے اور نہ علم ما کان وما یکون آپ کو حاصل ہے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ آپ کو غیب پر آگاہی حاصل ہے کافر ہے اور زید کا مقولہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے غیب پر آگاہی عنایت کی اور آپ کو علم ما کان وما یکون دیا اور جو علم آپ کو عنایت کیا وہ اب بھی باقی ہے اگر آپ کو باطلاع الٰہی مطلع علی الغیب کہیں تو کفر نہیں لہٰذا برسر حق کون ہے۔

ہوالمصوب:-علم جملہ غیوب کا ساتھ تفاصیل جملہ جزئیات وکلیات کے مختصات حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے ہے۔ "**قال اللہ تعالیٰ قل لایعلم من السموات والارض الغیب الا اللہ**" شروانی حاشیہ بیضاوی میں لکھتے ہیں۔ "**فان غیبہ لایطلع الاباعلام من الرسول ملک اوبشر ولاغیبۃ الخاص مطلع علیہ بل بعضہ بل اقل القلیل منہ**" انتھی اور تبصیر الرحمن میں ہے "**لکن الرسل لایطلعون علی جمیع الغیوب**" اور بطریق معجزہ کے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہی غیب پر عنایت کی ہے قال اللہ تعالیٰ "**عالم الغیب لایظھر علی غیبیہ احدا الامن ارتضی من رسول**" اور علوم اولین وآخرین ما کان وما یکون آپ کو عنایت کئے ابن حجر مکی شرح قصیدہ ہمزیہ میں تحریر فرماتے ہیں "**وسع علمہ صلی اللہ علیہ وسلم العالمین الانس والجن والملائکۃ لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علوم الاولین والآخرین ما کان منہ ومایکون**" انتھی۔ اور ترمذی نے حدیث حضرت معاذ بن جبل سے کل شئی اور حدیث حضرت عبدالرحمن بن عائش سے **فعلمت مافی السموات والارض** اور مسلم نے حدیث حضرت عمرو بن اخطب سے فاخبرنا بما کان وما ھو کائن اور حدیث حضرت عائشہ سے **رأیت فی منامی**

هذا کل شئی وعدتم اور ترمذی نے حدیث عبداللہ بن عمر سے هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة و اسماء آبائهم و قبائلهم ثم اجمل عن آخرهم او رهذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار و اسماء آبائهم و قبائلهم الحدیث اور روایت کیا ہے قسطلانی نے دیلمی سے حدیث علمت الاسماء کلها اور ابن حجر عسقلانی نے امام احمد سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوتی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل شئی الا الخمس نقل کیا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی لمعات میں۔ لکھتے ہیں۔ قوله فعلمت مافی السموات و الارض کنایة عن حصول جمیع العلوم انتهی اور سیوطی انموذج اللبیب میں تحریر فرماتے ہیں عرض علیه امته کلهم من آدم فمن بعده کما علم آدم اسماء کل شئی اور اس سے قبل لکھتے ہیں۔ اوتی صلی الله علیه و سلم علی کل شئی الا الخمس التی فی آیة ان الله عنده علم الساعة وقیل اوتیها ایضاً و امر بکتمانها و الخلاف جار فی الروح ایضاً۔ ان احادیث اور عبارات سے وسعت علم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی ہے اور ثابت ہوا کہ جناب باری نے آپ کو معرفت اہل جنت و نار کی مفصل ان کے ناموں کے ان کے باپوں اور قبیلوں کے ناموں کے اور معرفت کل ناموں کی بلکہ کل مسمیات کی اور انکشفات ہر شئی کا اور علم اولین و آخرین عالم ما کان و ما یکون دیا ہے لیکن باین وسعت یہ جملہ غیوب امور جزئیہ میں گو بہ نسبت دوسری مخلوقات کے علوم کے اکثر کثیر ہیں اور امور جزئیہ پر اطلاع ہونا مستلزم علم کلی یا اطلاع تفصیلی ہر ہر شئی کا باین طور پر کہ کوئی جزئی امر ہر شئی کا علم سے باہر نہ ہو نہیں ہے پس علم جملہ مغیبات کلیات و جزئیات کا بجمیع تفاصیلها کہ مختص حضرت الوہیت کے ساتھ ہے کسی مخلوق کو حاصل نہیں اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ خدا نے کسی کو بطریق معجزہ دیا ہے البتہ انبیاء کو حق تعالیٰ نے علم باللہ وصفاتہ کا کمال اس غای تک عطا فرمایا ہے جس غایت تک مخلوق

کوحاصل ہونا ممکن ہے اور کائنات حادثہ کا علم ان کو بقدر احتیاج ان کی امت کے عنایت فرمایا ہے۔ تحقیق اس کی عقائد الخواص وفصوص وغیرہ میں موجود ہے ہرگاہ کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث الی العالمین ہیں اسی واسطے آپ کو علم کل شئی کا عنایت فرمایا جن امور پر تفصیلاً اطلاع کی ضرورت تھی اطلاع تفصیلی اس کی دی اور جن میں چاہا اجمال رکھا اور علم حضرت رسالت پناہ کا بعد حصول کے سلب ہوجانا یا سہو ہوجانا غلط ہے سہو بجز علوم منسوخہ کے اور ثابت نہیں بلکہ بحکم آیہ **قل رب زدنی علماً** ترقی علوم آپ کے لئے ثابت ہے پس علوم حضرت رسالت کی نہایت ہی نہیں ہے اور اسی کو مطلع علی الغیوب باطلاع الہ کہہ سکتے ہیں باطلاع الہ مطلع علی الغیوب آپ کو سمجھنا ہرگز کفر نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ **واللہ اعلم حررہ محمد عبدالباقی سامحہ اللہ یوم التلاقی۔**

واقعی قول زید کا صحیح ودرست ہے اور عمرو کا قول باطل وفضول ہے اس واسطے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی مکرم کو ہر طرح کے غیب سے علم عطا فرمایا ہے خواہ غیب مطلق ہو خواہ غیب اضافی اور علم ما کان وما یکون سے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا فرمایا ہے۔ پس حضرت سرور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع علی الغیوب کہنا کفر ہرگز نہیں بلکہ عین ایمان ہے جیسا کہ علمائے محققین نے ثابت کیا ہے۔ خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں "**الا من ارتضیٰ من الرسول**" یعنی مگر کسے کہ پسند میکند وآن کس رسول می باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرئیل وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اورا اظہار بعضے از غیوب خاصۂ خود می فرمایند تا آن غیوب را بہ مکلفین میرساند وتلبیس واشتباہ را از وی بہ کلی دفع می نماید تا احتمال خطا وناراستی اصلا پیرامون آن نگردد عامۂ مکلفین کہ بدیدن معجزہ تصدیق رسول بشری نمودہ باشند دروحی ہر بار بران اعتماد ونمودہ درغلط نیفتند وراہ حق گم

نکنند ولہٰذا در انزال وحی احتیاج بلیغ بکار می برد انتھی۔

اور حضرت جدی و مرشدی قدوۃ السالکین مولانا شاہ عبدالرزاق لکھنوی قدس سرہ **اپنے رسالہ انوار غیبیہ** میں اضافہ فرماتے ہیں۔ اور غیب خاص بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حق نے بتادیا اور بعض انبیاء کو اور اولیاء کو بھی اس میں سے کچھ کچھ بتادیا جس کو جس قدر چاہا پس یہ سب بتادینے سے واقف ہوئے تو ان سب کو عالم الغیب بالاستقلال یعنی خود بخود بے بتائے اللہ کے سمجھنا البتہ شرک ہے اور اللہ کے بتانے سے بعض غیب کا عالم جاننا اور اپنے فہم سے کسی قسم غیب کو ان کے علم میں حصر نہ کرنا عین ایمان ہے اور بالکل انبیاء اور اولیاء کو معاذ اللہ علم غیب سے محروم سمجھنا خالی از کفر نہیں ہے اس واسطے کہ اس سمجھ سے بعض آیات قرآنی کا اور وسعت قدرت حق کا انکار لازم آتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس قدر اعتقاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جمیع کائنات کا علم دیا اور غیب سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کچھ دیا خاص ہو یا مطلق کسی صنف علم غیب سے نفی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درست نہیں اور نہ کل کا احاطہ کر سکتے ہیں اس کو اللہ ہی کے حوالہ کرنا چاہئے۔ وہی جانے علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کیفیت اور کیا تعداد ہے اور حضرت جد مکرم مقبول بارگاہ صمد جناب مولانا علی محمد لکھنوی قدس سرہ اپنے مجموعۂ فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی در ظاہر امی بودند و در باطن حق تعالیٰ بر جمیع علوم اطلاع دادہ کما فی الشفاء للقاضی علیہ الرحمۃ "ھذا مع انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یکتب ولکن اوتی علم کل شئی"۔ انتھی

مختصراً ونزد اہلسنت والجماعت وعلمائے باعمل بنصوص صریح بہ ثبوت پیوستہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رابعد بعثت علم اولین وآخرین یعنی علوم ماضیہ ومستقبلہ از بدأ خلق تا قیام قیامت بما کان وبما ہو کائن بلکہ تمامی علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن الہام فرمود وزیرا کہ از معجزات باہرات صلی اللہ علیہ وسلم بر ہر صغیر وکبیر وہر کہ عقل سلیم واعتقاد کامل دارد ہویدا ودر کتب حدیث وتفسیر مثل آفتاب بر چرخ چارمی روشن وآشکار است کہ علم سید المرسلین ومحبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وعلی الہ اجمعین وسیع است بر تمام علوم انس وجن وملائکہ زیرا کہ حق تعالیٰ آن محبوب عالم را احاطہ بر علوم قرآن شریف وعلوم اولین وآخرین عنایت فرمودہ چنانکہ حق تعالیٰ ارشاد می فرماید

ترجمہ: اہل سنت وجماعت وعلماء باعمل کے نزدیک نصوص صریحہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت کے بعد علم اولین وآخرین یعنی علوم ماضیہ ومستقبلہ بداء خلق سے لے کر قیام قیامت تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے بلکہ تمام علوم جزوی وکلی اوراس کا احاطہ بذریعہ الہام (وحی) عطا فرمادیا۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ ہر چھوٹے بڑے اور ہر اس شخص پر جو عقل سلیم اور اعتقاد کامل رکھتا ہے روشن ہے اور کتب حدیث وتفسیر میں چوتھے آسمان پر چمکنے والے سورج کی طرح روشن اور آشکارا ہے کہ سید المرسلین ومحبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم تمام انسان، جنات اور فرشتوں کے علوم سے زیادہ وسیع ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ نے اس محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کے علوم پر اور اولین وآخرین کے علوم پر احاطہ عنایت فرمایا ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مافرطنا فی

"مافرطنا فی الکتاب من شئی الآیه" وعلوم تمام انبیاء علیهم الصلوٰة والتسلیم مندرج ومنغمز اند درعلوم صلی الله علیه وسلم وبرجمیع معارف وعلوم وجمیع مصالح دارین ومعرفت امور شرائع وقواعد دین وسیاست عباد ومصالح امت مرحومۂ خویش وامم جمیع انبیاء ورسل واسرار واختلاف شرائع ایشان بالخصوص بالهام الٰهی اطلاع داشتند اگرذی عقل سلیم فکر نماید احادیث متواتره ومتکاثره درباب اشراط الساعة وقیام قیامت وشفاعت عظمیٰ ودخول جنت للمسلمین وکیفیت آنهاودخول نارللکافرین وحال بدمآل اینها وغیره موجود۔

ازحضرت ابن عمر رضی الله عنهما مروی است که فرمود رسول خدا صلی الله علیه وسلم بیشک حق تعالیٰ برداشت برای من دنیارا من می بینم طرف آن وهرچه الکتاب من شئی الآیة اور تمام انبیاء علیهم الصلوٰة والتسلیم کا علوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں داخل ہیں۔ تمام علوم ومعارف، مصالح دارین، امور شرائع کی معرفت، دین کے قواعد، بندوں کی تدبیر، اپنی امت مرحومہ کی مصلحتوں اور تمام انبیاء ورسولوں کی امتوں نیز ان کی شریعتوں کے اسرار واختلافات سے خصوصی طور پر وحی الٰہی کے ذریعہ آپ مطلع تھے۔ اگر عقل سلیم کا حامل فرد غور وفکر کرے (تو وہ جان لے گا کہ) احادیث متواترہ قیامت کی نشانیوں، وقوع قیامت، شفاعت عظمیٰ، مسلمانوں کا جنت میں دخول اوران کی کیفیت، کافروں کا دوزخ میں دخول اوران کی بدحالی وبرا انجام وغیرہ کے بارے میں کثیر موجود ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے بلند کیا تو میں نے اسے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ اس طرح دیکھ لیا جیسا کہ

شدنی است تاروز قیامت بایں طور کہ کف دست خود رامی بینم وفرمود ابوذر رضی اللہ عنہ کہ نگذاشت مارارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہرطائر یکہ بازوئے خودرامی جنبد درآسمان مگرعلم آنہا ازمن ذکرکردہ۔

ویک حدیث ازعبدالرحمن بن عائش ودیگرازمعاذ بن جبل منقول است کہ فرمودرسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دیدم پروردگار خودرادرحسن صورت گفت پروردگارو پرسیدازمن کہ درچہ چیزخصومت میکنند ملائکہ گفتم توعالمی گفت آنحضرت پس نہاد پروردگارتعالیٰ دست قدرت خود رامیانۂ دوشانہ من پس یافتم سردی دست مولیٰ تعالیٰ درمیان دوپستان خودپس دانستم ہرچہ درآسمان وہرچہ درزمین بودودرحدیث دیگر است کہ روشن وظاہر شد برای من ہرچیزالحدیث

اپنی ہتھیلی کودیکھ رہاہوں۔اورحضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ آسمان میں پرنہیں بدلتا مگر حضورنے اس کاعلم ہمارے سامنے ذکرفرمادیا۔

اورایک حدیث حضرت عبدالرحمن بن عائش سے اوردوسری حدیث حضرت معاذبن جبل سے منقول ہے کہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔میں نے اپنے پروردگار کوحسین صورت میں دیکھا پس رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے کس بات پرجھگڑرہے ہیں۔میں نے عرض کیا خدایا توہی بہتر جاننے والا ہے۔حضور اقدس فرماتے ہیں کہ پھررب تعالیٰ نے اپنادست قدرت میرے دونوں شانہ کے درمیان رکھاتومیں نے حق تعالیٰ کے دست قدرت کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی۔ پس میں نے زمین وآسمان میں جو کچھ تھاسب جان لیا۔ اوردوسری حدیث میں آیاہے کہ میرے لئے ہرچیزروشن اورظاہرہوگئی۔

محقق دہلوی علیہ الرحمۃ درتحت
این حدیث افادہ می فرمایند عبارت است
ازحضول تمامی علوم جزوی وکلی واحاطۂ آن
انتہیٰ

وہمین طور ملاعلی قاری علیہ الرحمہ
رقم می فرمایند ای ہرچہ اذن دادہ اللہ برای
ظہور ازعالم علویہ وسفلیہ مطلقاً وخصومت
ملائکہ خصوصاً

درایں جا مطلب ہریک می
نویسم تادرفہم آید پس ازیں عبارت ہریک
بسند کتاب رقم خواہم ساخت

و در صحیح مسلم از بوذر یعنی عمرو
بن اخطب مروی است کہ خواند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ مانماز صبح راوبر
منبر رفتہ خطبہ شروع ساخت تاایں کہ
زوال شد فرود آمد ونماز ظہر ادا ساخت باز
برمنبر رفتہ خطبہ خواند تااینکہ وقت عصر آمد

حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ
الرحمہ نے اس حدیث کے تحت یہ فائدہ
تحریر کیا ہے کہ یہ تمام جزوٗوکل کے علوم
واحاطہ سے عبارت ہے۔

اس طرح حضرت ملاعلی قاری
علیہ الرحمہ بھی رقم فرماتے ہیں۔یعنی ہراس
چیز کاعلم جس کا اللہ تعالیٰ نے ظاہر کرنے
کااذن دیاعلم علویہ وسفلیہ سے مطلقا
اورخصومت ملائکہ سے خصوصاً۔

اس جگہ ہرایک کامطلب
تحریر کرتا ہوں تاکہ اچھی طرح سمجھ میں
آجائے لہذا ان عبارتوں میں سے
ہرایک کوسند کتاب کے ساتھ رقم
کروں گا۔

اورصحیح مسلم میں حضرت ابوذر
یعنی عمر بن اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ
افروز ہوکر خطبہ شروع فرمایا یہاں تک کہ
زوال کا وقت آگیا آپ نے منبر سے نیچے
اتر کر ظہر کی نماز ادا کی پھر منبر پر تشریف
لے جاکر خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ عصر
کا وقت آگیا نماز عصر پڑھنے کے بعد آپ
نے پھر خطبہ شروع کیا یہاں تک کہ سورج
غروب ہوگیا پس آپ نے جو کچھ ہو چکا

نماز خواندہ باز خطبہ خواند تا اینکہ غروب آفتاب گردید پس خبر دار مارا بما کان و بما ہو کائن پس عالم ترین ما حافظ ترین ما است

وحضرت عبدالحق محدث دہلوی درمدارج النبوۃ افادہ فرمودہ وہر کہ مطالع کند احوال شریف اوراز ابتدا تا انتہا بہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار وافاضہ کردہ است بروی ازعلوم واسرار ما کان وما یکون بضرورت حاصل شود اوراعلم بہ نبوت اوبی شوب وشکوک وظنون قولہ تعالیٰ ''وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ حسب وصلہ وکمالہ'' انتھی

وازیں معجزہ اگر ملحد بجہت خذلان انکار کند دیگر یرامجال انکار نیست کما ہو مصرح فی الشفاء وفی جمع الجوامع للسیوطی ان اللہ عز وجل رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی

اور ہونے والا ہے سب کی خبر دیدی تو ہم میں سب سے بڑا جاننے والا وہی ہے جس نے سب سے زیادہ یاد رکھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو آپ کے احوال شریف کا شروع سے آخر تک مطالعہ کرے گا وہ جان لے گا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو جو علم دیا ہے اور فیض کیا ہے وہ اسرار ما کان وما یکون کا علوم تھا اور بلا شک وشبہ یہ علم تو لازمہ نبوت کے طور پر آپ کو حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما صلی اللہ علیہ وسلم۔

اوران معجزات سے اگرچہ ملحد اپنے خذلان کے باعث انکار کرسکتا ہے مگر دوسروں کے لئے انکار کی گنجائش نہیں جیسا کہ قاضی کی شفا میں اور سیوطی کی جمع الجوامع میں مصرح ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے بلند کیا پس میں نے اس کو اور اس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو اسی طرح دیکھا جس طرح اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

یوم القیٰمہ کما انظر الی کفی ھذا انتھی۔

ودر منہج المکیہ فی شرح قصیدۃ الھمزیہ لابن الحجر "ای وسع علمه صلی الله علیه وسلم علوم العالمین الانس والملائکة والجن لان الله تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون کمامر۔و حسبک فی ذالک القرآن الذی اوتیه صلی الله علیه وسلم ومثله معه کما صح عنه صلی الله علیه وسلم۔

وقد قال الله تعالیٰ مافرطنا فی الکتاب من شئی ویلزم من احاطته صلی الله علیه وسلم بالعلوم القرآنیة ومثلها الذی اوتیه ایضاً انه صلی الله علیه وسلم احاط بعلوم الاولین والآخرین وان علو مهم مندرجة ومنغمزة فی علومه صلی الله علیه وسلم انتھی"۔

وفی المواهب عن ابن

اورابن حجر مکی کی کتاب منہج المکیہ فی شرح قصیدۃ الھمزیہ میں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسعت رکھتا ہے تمام عالم، انسان، فرشتے، اور جنات کے علوم پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم پر اطلاع عطا فرمائی پس آپ جان گئے اولین وآخرین اور ماکان وما یکون کا علم اور تم کو کافی ہے اس بارے میں وہ قرآن جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا اوراس کے ساتھ اس کے مثل علم جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور صحت مروی ہے۔

اور تحقیق کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مافرطنا فی الکتاب من شئی جس سے لازم آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام علوم قرآنیہ اوراس کے مثل جو علم آپ کو عطا کیا گیا سب کو محیط ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ہے اولین وآخرین کے علوم کو اور بے شک ان کا علم آپ کے علم میں داخل ہے۔

اورمواھب میں حضرت ابن عمر

عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ۔

وفی المشکوٰہ عن معاذ ابن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلوٰۃ الصبح حتیٰ کدنا نترا ای عین الشمس فخرج سریعاً فثوب بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجوز فی صلوتہ فلما سلم دعا بصوتہ فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اماانی ساحدثکم ماحبسنی عنکم الغداۃ انی قمت من اللیل فتوضأ ت وصلیت ماقدر لی فنعست فی صلوٰتی حتی استثقلت فاذاانابربی تبارک وتعالیٰ فی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رب تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند فرمایا پس میں نے اس کو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھا جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو۔

مشکوٰۃ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کیلئے ہمارے درمیان آنے سے روکے گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کو طلوع ہوتا دیکھ لیں پھر آپ جلدی سے باہر نکلے۔ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور جلدی ادا کی جب سلام پھیرا تو آپ نے بلند آواز سے ہمیں متوجہ کرتے ہوئے ہم سے فرمایا اے لوگو اپنی اپنی جگہوں پر صف بستہ بیٹھے رہو پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا ۔آگاہ ہو جاؤں میں ابھی تم کو بتلاتا ہوں کہ صبح کو کس چیز نے مجھے تم سے روکے رکھا۔ میں رات کو اٹھا اور وضو کیا اور جس قدر نماز میرے مقدر میں تھی میں نے پڑھی پھر مجھے نماز میں ہی نیند آ گئی یہاں تک کہ نیند کی وجہ سے میری طبیعت بوجھل ہوگئی۔ تو اچانک میں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا بہت ہی اچھی صورت میں تو اللہ

احسن صورة فقال یامحمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لاادری قالها ثلثاً قال فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت بردانامله بین ثدیّ فتجلی لی کل شئی الحدیث۔

قال الملا علی القاری فی المرقاۃ ای مما اذن اللہ فی ظھورہ لی من العوالم العلویة والسفلیة مطلقاً ومما یختصم به الملأالاعلی خصوصاً انتھی۔

وفی المشکوٰۃ المصابیح عن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رأیت ربی عزو جل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملأالاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیّ فعلمت مافی السموات والارض

تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا لبیک یارب تو رب نے فرمایا ملاء اعلیٰ کے فرشتے کسی بات پہ بحث کررہے ہیں میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا اور میں نے بھی تینوں بار یہی عرض کیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی۔

حضرت ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں۔ یعنی ان علوم میں سے جن کو رب تعالیٰ نے میرے لئے اذن ظہور عطا فرمایا یعنی علوم علویہ وسفلیہ مطلقا اور ملاء اعلیٰ کے فرشتے جس میں جھگڑ رہے تھے خصوصاً۔

اوراسی مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا اچھی صورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بتاؤ بلند رتبہ فرشتوں کی جماعت کس بات میں جھگڑ رہی

وتلا وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین الحدیث"

ودراشعۃ اللمعات محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ درتحت این حدیث رقم فرمودہ اندمروی است ازعبدالرحمن بن عائش کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیدم پروردگار خودرا درینکو صورت گفت پروردگار تعالیٰ و پرسید ازمن کہ درچہ چیز خصومت میکنند ملائکہ گفتم تو دانا تری گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس نہاد پروردگار تعالیٰ دست قدرت وانعام خودرا درمیان دوشانہ من پس یافتم سردی دست اوتعالیٰ را درمیان دوپستان خود پس دانستم ہرچہ درآسمان وہرچہ درزمین بود عبارت ست ازحصول تمام علوم جزئی وکلی واحاطۂ آن۔

وخواند آنحضرت صلی اللہ علیہ

ہے میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اورزمینوں میں ہے اورآپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ "وکذالک نری ابراھیم الایۃ اوراس طرح ہم نے ابراہیم کوتمام آسمانوں اورزمینوں کے عظیم ملکوت دیکھادیئے۔

اشعۃ اللمعات میں حضرت شیخ محقق دہلوی اس حدیث کے تحت تحریر فرماتے ہیں ۔حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب کواچھی صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ کس چیز کے بارے میں ملائکہ جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا تو ہی زیادہ جاننے والا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت اورانعام میرے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے دست قدرت کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے

وسلم مناسب این حال وبقصد استشہاد برامکان آن این آیہ راوہمچنین نمودیم ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام راملک عظیم تمامی آسما نہارا وزمین راوتا آنکہ گردوابراہیم ازیقین کنندگان بوجودذات وصفات وتوحید،

واہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت است درمیان این دورویت زیرا کہ خلیل علیہ السلام ملک آسمان وزمین رادید وحبیب ہرچہ درآسمان وزمین بودخالی ازذات وصفات وظواہر وبواطن ہمہ رادید وخلیل حاصل شد مراد رایقین بوجوب ذاتی ووحدت حق بعد از دیدن ملکوت آسمان وزمین چنانکہ حال اہل استدلال وارباب سلوک ومحبان و طالبان می باشد وحبیب حاصل شدمراد رایقین ووصول الی اللہ اولا پس ازان وانست عالم راوحقائق آنراچنانکہ شان

درمیان محسوس کی پس میں نے جان لیا جو کچھ زمین وآسمان میں تھا۔ یہ کلی وجزوی علوم کے حصول اوراس کے احاطہ سے عبارت ہے۔

اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال کے مناسب اوراس امکان پراستشہاد کے ارادے سے یہ آیت تلاوت فرمائی، ''وکذالک نری ابراہیم الخ'' اوراسی طرح ہم نے ابراہیم کوتمام آسمانوں اورزمینوں کے عظیم ملکوت دکھادیئے تاکہ ابراہیم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اورتوحید کا یقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔

اوراہل تحقیق نے کہا ہے کہ ان دونوں رویتوں میں فرق ہے اس لئے کہ خلیل اللہ علیہ السلام کوآسمان وزمین کا ملک دکھایا مگرحبیب نے جوکچھ آسمان وزمین میں تھا اوراشیاء کی ذوات وصفات ظواہر بواطن سب کو دیکھا حضرت خلیل کوتوآسمان وزمین کے ملکوت سے وجوب ذاتی اوروحدت حق کا یقین ہواجس طرح اہل استدلال، ارباب سلوک، اورمحبان وطالبان کی نوعیت ہوتی ہے۔ اورحبیب پاک کویقین اوروصول الی اللہ پہلے حاصل

مجذوبان ومحبوبان ومطلوبان است انتہی۔

''وفی اللمعات التنقیح للشیخ الموصوف قولہ فعلمت مافی السموات والارض کنایۃ عن حصول جمیع العلوم واستشھد علی امکانہ وحصولہ بقولہ وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض والملکوت فعلوت من الملک للمبالغۃ انتہی

وفی المرقات لملا علی القاری یعنی مااعلمہ اللہ تعالیٰ بمافیھا من الملائکۃ والاشجار وغیرھما وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ علیہ

وقال ابن حجر ای جمیع کائنات التی فی السمٰوات بل ومافوقھا کمایستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس ای وجمیع مافی الارضین السبع بل وما تحتھا کما افادہ اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثور

ہوااس کے بعد آپ نے حقائق اور عالم کوجانا جس طرح کی مجذوبوں ،محبوبوں اورمطلوبوں کی شان ہوتی ہے۔

اوریہی شیخ موصوف اللمعات التنقیح میں فرماتے ہیں۔ پس آپ کا قول فعلمت مافی السمٰوات والارض یہ جمیع علوم کے حصول سے کنایہ ہے اوراس کے امکان وحصول پرشہادت دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد وکذالک نری ابراہیم ملکوت السمٰوات والارض اورملکوت بروزن فعلوت ملک سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اورملاعلی قاری کی کتاب مرقات میں ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کوسکھادیا جوکچھ اس میں ہے یعنی ملائکہ، اشجار وغیرھما اور یہ ان تمام علوم کی وسعت سے عبارت ہے جس کورب تعالیٰ نے آپ پرکھول دیا۔

اورابن حجر کہتے ہیں کہ جمیع کائنات کاعلم جوآسمانوں بلکہ ان کے آگے سے متعلق ہے جیسا کہ واقعہ معراج سے ظاہر ہوتا ہے اورارض سے مراد جنس ارض ہے یعنی

والحوت الذی علیها الارضون کلها انتهی۔

ویمکن ان یراد بالسمٰوات الجهة العلیا وبالارض الجهة السفلی فیشتمل الجمیع انتهی

وفی الصحیح المسلم حدثنی ابوزید یعنی عمروابن اخطب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظهر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتیٰ حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتیٰ غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما هو کائن فاعلمنا احفظنا" انتهی۔

اورحضرت اخی واستاذی جامع العلوم العقلیه والنقلیه حاوی الفنون الفرعیه والاصلیة قدوة المحققین زبدة المدققین مولانا مولوی حافظ سید

زمین کے ساتوں طبقے اور جو کچھ ان کے تحت ہے۔جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیل اور مچھلی کے بارے میں خبر دینا جن پر پوری زمین قائم ہے اس کا افادہ کر رہا ہے

اور ممکن ہے کہ سماوات سے جہت علیا اور ارض سے جہت سفلی مراد ہو پس یہ سب کو شامل ہو جائے گا۔

اور صحیح مسلم میں ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوزید یعنی عمرو بن اخطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہو گئے پس آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ وقت ظہر آن پہنچا پھر آپ منبر سے اتر کر نماز پڑھائی ۔پھر منبر پر تشریف لے جا کر آپ نے ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا ۔آپ منبر سے اتر کر ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ ارشاد فرمانے لگے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔پس آپ نے ہمں وہ سب کچھ بتا دیا جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔تو ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس کو سب سے زیادہ یاد ہے۔

الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضہ نے اپنے رسالہ موسومہ بہ **کشف غطاء الریب عن مسئلۃ علم الغیب** میں تحریر کیا ہے۔ ”الکشف الرابع فی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اطلعہ اللہ سبحانہ علی الغیوب قال اللہ تبارک وتعالیٰ تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک وقال تعالیٰ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک قال البیضاوی ای ماذکرنا من القصص والغیوب لم تعرفھا الابالوحی وقال النسفی ای ذالک من الغیوب التی لم تعرفھا الابالوحی وقال اللہ تعالیٰ وعلمک مالم تکن تعلم قال البیضاوی من خفیات الامور اومن امورالدین والاحکام انتھی۔

وقال النسفی من امور الدین والشرائع ومن خفیات الامور وضمائر القلوب وقال البغوی من

اورحضرت اخی واستاذی جامع العلوم العقلیہ والنقلیہ حاوی الفنون الفرعیہ والاصلیہ قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین مولانا مولوی حافظ سید الحاج محمد عبدالباقی صاحب دام فیوضہ نے اپنا رسالہ موسومہ بہ ”کشف غطاء الریب عن مسئلۃ علم الغیب“ میں تحریر کیا ہے (چنانچہ وہ لکھتے ہیں) کشف رابع اس بیان میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے غیوب پر مطلع فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے بذریعہ وحی تمہیں عطا کیں۔ امام بیضاوی نے کہا یعنی جو کچھ ہم نے بیان کیا قصص اور غیوب آپ نے اسے نہ جانا مگر وحی کے ذریعہ اور امام نسفی نے کہا یعنی وہ غیوب جنہیں آپ نے نہیں جانا مگر وحی کے ذریعہ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے وعلمک الخ اور رب تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھا دیا جو آپ

الاحکام وقیل من العلم الغیب وقال السیوطی من الاحکام والغیب۔

وقال اللہ تعالیٰ وماھو علی الغیب بضنین بالضاد فی قرأۃ نافع المولی وابن عامر الشامی وحمزۃ وعاصم الکوفی وقرأابن عمرو البصری وعلی الکسائی الکوفی بظنین بالظاء قال الخازن فی تفسیرہ وماھوای محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب ای الوحی ومن خبر السماء وماطلع علیہ مماکان غائبا علیہ من الانبیاء والقصص بظنین ای عنھم والظنۃ التھمۃ

وقرأ الآخرون بالضاد ای ببخیل یقول انہ یاتیہ علم الغیب فلایبخل بہ علیکم بل یعلمکم ولایکتمہ کمایکتم الکاھن ماعندہ حین یاخذ علیہ حلونا وھواجرۃ الکاھن انتھی۔

نہیں جانتے تھے۔ بیضاوی کہتے ہیں کہ وہ خفیہ امور اور دین واحکام کے امور۔

اور امام نسفی کہتے ہیں دین وشرائع کے امور یا خفیہ امور اور دلوں کے خطرات اور امام بغوی نے کہا کہ مراد احکام ہیں اور کہا گیا ہے کہ مراد علم غیب ہے۔ اور امام سیوطی نے کہا کہ مراد احکام اور غیب کا علم ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور وہ غیب بتانے میں بخیل نہیں''، بضنین ضاد کے ساتھ، یہ نافع مولیٰ، ابن عامر شامی، حمزہ اور عاصم کوفی کی قرأت ہے اور ابن عمرو بصری وعلی کسائی کی قرأت بظنین ظاء کے ساتھ ہے۔ امام خازن اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں وہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحی اور آسمانی خبریں اور وہ چیزیں جو آپ پر پوشیدہ تھیں مثلا انبیاء کے احوال اور قصص وغیرہ جن کی اطلاع رب تعالیٰ نے آپ کو دی تو آپ ان غیوب کو ظن وگمان سے بیان کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔

اور دوسرے ائمہ کی قرأت ضاد کے ساتھ ہے یعنی بخیل نہیں۔ یعنی رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے نبی کو غیب کا علم

وقال البیضاوی وماھو ومامحمدعلی الغیب علی مایخبرہ من وحی اللہ وغیرہ من الغیوب بظنین ای بمتھم من الظنۃ وقرأ بضنین من الضاد ھوالبخل ای لایبخل فی التبلیغ والتعلیم انتھی

فثبت مماذکرناان اللہ جل جلالہ اطلع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب فلایبخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعلم ذالک الغیب وتبلیغہ بل یعلمہ ویبلغہ" انتھی

اوراسی کتاب میں ھے "واما سعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکائنات فقد اخبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بماخلق اللہ من العرش الی ماتحت الثریٰ وقد ذکر منھا السیوطی فی الھبۃ السنیۃ و اخرج البخاری فی صحیحہ عن عمر یقول قام فینا النبی ﷺ مقاما فاخبرناعن بدء الخلق حتیٰ دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل

دیاتووہ اس علم کوتمہیں بتانے میں بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں چھپاتے نہیں۔ جیسا کہ کاہن اپنی کہانت کو چھپاتا ہے اور جب کچھ حاصل کرتا ہے تو بیان کرتا ہے۔ حلوان کاہن کی اجرت کو کہتے ہیں۔

اور بیضاوی کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ غیب کی خبریں دی تو آپ انھیں ظن وگمان سے نہیں بیان کرتے۔ اور ضاد کے ساتھ بضنین پڑھا جائے تو اس کا معنی بخل ہے تو اب معنی ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی تبلیغ وتعلیم میں بخل نہیں فرماتے۔

پس ثابت ہوا جو کچھ ہم نے ذکر کیا بے شک اللہ جل جلالہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا تو آپ اس غیب کے تعلم وتبلیغ میں بخل نہیں کرتے بلکہ آپ اس کی تعلیم اور تبلیغ فرماتے ہیں۔

رہی بات کائنات کے متعلق نبی ﷺ کے علم کی وسعت تو خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی تعلیم علم غیب ہوئی جیسا کہ احادیث مذکورۂ بالا سے ثابت ہوتا ہے یہاں تک کہ بیان کردیں نبی

النار منازلهم حفظ ذالک من حفظه و نسی من نسیه۔

و فی عمدة القاری الغرض انه اخبر عن المبدء والمعاش والمعاد جمعیاً قال فیه دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحد احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها وفی ایراد ذالک کله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة و کیف وقداعطی جوامع الکلم" انتهی۔

ایسا ہی نقل کیا ہے اسی کتاب میں ملا علی قاری اور طیبی اور عسقلان سے اور بھی اسی کتاب میں ہے۔"

واخرج مسلم واحمد عن ابی زید الانصاری قال صلی الله بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الصبح وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الصلوٰة ثم نزل فصلیٰ الظهر ثم صعد المنبر فخطبنا ثم العصر کذالک حتی غابت

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چیزیں جو اللہ نے پیدا کیں عرش سے تحت الثریٰ تک ان میں سے بعضوں کو سیوطی نے ذکر کیا ہے ھبۃ سنیہ میں اور روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح میں عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ قیام فرمایا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک زمانہ میں پس خبر دی ہم کو آپ نے شروع پیدائش خلق سے وہاں تک کہ داخل ہوں گے اہل جنت اپنے اپنے درجوں میں اور اہل نار اپنی اپنی جگہوں میں یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا اس کو جس نے بھلا دیا۔

عمدۃ القاری میں ہے غرض اس سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مبتدأ اور معاش و معاد سب کی اور کہا صاحب عمدۃ القاری نے اس میں ثبوت ہے اس بات کا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں تمام مخلوقات کے حالات ابتداء سے انتہا تک بیان کئے اور بیان کرنا کل احوال کا ایک ہی مجلس میں یہ امر عظیم خوارق عادت کا ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں۔

اور روایت کیا ہے مسلم و احمد نے

الشمس فحدثنا بما كان وماهو كائن فاعلمنا احفظنا

اخرج ابو داؤد عن حذيفة بن اليمان قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاماً فماترک شيئا يكون فی مقامه ذالک الی قيام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابی هؤ لاء وانه ليكون انه الشئی قد نسيه فاراه فاعرفه فاذكره كمايذكر الرجل وجه الرجل اذاغاب عنه ثم اذاراه عرفه ثم قال حذيفة ماادری انسی اصحابی ام تناسوه والله ماترک رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاعدفتنه الی ان تنقضی الدنيا يبلغ من تبليغه ثلثمائة فصاعد الاقد سماه لنا باسمه واسم ابه وقبيله انتهی

اور بھی اسی کتاب میں ہے۔

ابی زید انصاری سے کہاانہوں نے نماز پڑھی ہمارے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی اور منبر پر چڑھ گئے۔پس خطبہ پڑھا یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت پہونچ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ ظہر کی پھر منبر پر چڑھ گئے پس خطبہ پڑھا عصر کی نماز کے وقت سے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ غروب ہوگیا آفتاب پس بیان کردیا ہم سے ماکان ومایکون کو پس زیادہ عالم ہم لوگوں میں وہی ہے جو زیادہ یادرکھنے والا ہے۔

اورروایت کی ہے ابوداؤد نے حذیفہ بن یمان سے کہاانہوں نے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں ایک مرتبہ پس نہ چھوڑا اس قیام میں کسی چیز کو جوہوگی قیام قیامت تک مگر بیان کردیا یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھلادیا اس کو جس نے بھلادیا میرے ساتھی اس سے آگاہ ہیں اور جب کوئی بات ان میں سے ہوتی ہے اور میں بھولا ہوتا ہوں تو اس کو خیال کرتا ہوں مجھ کو یاد آجاتی ہے جیسا کہ یاد کرتا ہے ایک شخص دوسرے شخص

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ قال الزرقانی قد رفع ای اظھر و کشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع مافیھا کانما انظر الی کفی بھذا الاشیاء الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال ان السید ارید بالنظر العلم ولایرد انہ اخبار ممن شاھدہ فلایکون غیبا لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب عن الناس ثم یعلم باعتبار صدقہ ووجوب اعتقادہ بقولہ ان کل ماعلمہ الناس بعدہ من جملۃ ماراٰہ حین کفت لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی

واخرج احمد والطبرانی عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ صلی

کے چہرے کو جب غائب ہوجاتا ہے اس سے پھر جب دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے پھر کہا حذیفہ نے نہیں جانتا ہوں میں کہ میرے ساتھی بھلادیئے گئے ہیں یا خود انہوں نے کسی وجہ سے بھلادیا ہے۔ قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والے کو دنیا پوری ہونے تک جس کے ساتھی تین سو آدمی یا ان سے زیادہ ہوں مگر بتادیا ہم کو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام۔

اور طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ جل شانہ نے بلند کیا میرے لئے دنیا کو پس میں اس کو دیکھتا ہوں اور جو ہونے والا ہے اس میں قیامت کے دن تک جیسا دیکھتا ہوں میں اپنی ہتھیلی کو۔ زرقانی لکھتے ہیں قد رفع لی یعنی بتحقیق ظاہر کردی گئی اور کھولدی گئی میرے لئے دنیا اس طرح پر کہ میں نے احاطہ کرلیا کل چیزوں کو جو اس میں ہیں ''کانما انظر الی کفی'' یعنی گویا کہ دیکھتا ہوں میں اپنے کف دست کو اس میں اشارہ اس

الله علیه وسلم ومایحرک طائرجناحیه من السماء الاذکر نامنه علما وفی روایة الاذکرلنامنه علماً قال الزرقانی ذکرلنا من طیرانه علما یتعلق به فکیف بغیره ممایهمنا فی الارض وهذا تمثیل لبیان کل شئی تفصیلاتارة واجمالاً اخریٰ والمعنی مایدعه شیئاً الابینه لنابحیث لایخفی علینا شئی بعده وقد کان خطب قبل وفاته خطبا اطال فیهامرة من الصباح الی الظهر ای قبل الغروب لم یدع شیئاً الابینه لاصحابه انتهی۔

واخرج مسلم فی صحیحه عن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله زوی الارض حتی رایت مشارق الارض ومغاربها وان التی سیبلغ ملکها مازوی لی منها" انتهی۔

جانب ہے کہ حضرت سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا بھر کو حقیقۃً دیکھا دفع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول سے یہ احتمال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد نظر سے علم نہیں ہے اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا یہ خبر دینا مشاہدہ سے ہے پس غیب نہیں اسلئے کہ اس کی خبر دنیا خبر دینا ہے اس چیز کی کہ جو لوگوں سے پوشیدہ وغائب ہے پھر اس وجہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں اور آپ کے قول کا اعتبار واجب ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بعد آپ کے مشاہدہ فرمایا وہ منجملہ ان اشیاء کے ہے جن کو آپ دیکھ چکے جب دنیا بلند کر کے روبرو آپ کے کی گئی۔

اور روایت کیا ہے احمد اور طبرانی نے ابی ذر سے کہا انہوں نے تحقیق نہیں چھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اس حال میں کہ جو چڑیا کہ اپنے پروں کو آسمان پر ہلاتی ہے مگر ذکر کر دیا ہم سے اس کا علم۔ زرقانی نے کہا ہے کہ ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے اڑنے سے وہ علم جو اس کے متعلق ہو پس کیونکر چھوڑے دوسرے علوم جو ہم کو مہم ہیں۔ یہ تمثیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر شئے کو تفصیل وار کبھی اور بطور اجمال

اور بھی اسی کتاب میں ہے۔

"واخرج الترمذی عن عبداللہ ابن عمر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ کتابان فقال اتدرون ماھذان الکتابان فقلنالایارسول اللہ الاان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلایزاد فیھم ولاینقص منھم ابداً ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم واسماء قبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلایزاد فیھم ولاینقص منھم وابداالی ان قال ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فنبذھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر" انتھی

اور اسی کتاب میں ہے۔"

واخرج مسلم من طریق المرادی عن

کبھی بیان کیا اور معنیٰ یہ ہوئے کہ نہیں چھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کو مگر بیان کر دیا اس کو ہم سے اس طرح کہ نہیں پوشیدہ رہی ہم پر کوئی چیز بعد آپ کے اور پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل وفات فرمانے کے چند خطبے کبھی اس میں طول دیا آپ نے صبح سے ظہر تک اور کبھی ظہر سے مغرب کے قریب تک نہیں چھوڑا کسی چیز کو مگر بیان کر دیا اپنے اصحاب سے۔

اور روایت کیا ہے مسلم نے اپنے صحیح میں ثوبان سے بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے لئے سمیٹ لیا زمین کو یہاں تک کہ دیکھا میں نے مشارق ارض اور مغارب ارض کو جہاں تک ملک میرا پہونچے گا وہ وہی ہے جو میرے لئے سمیٹا گیا

اور روایت کیا ہے ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہاتھ میں ان کے دو کتابیں تھیں پس فرمایا آپ نے کہ جانتے ہو یہ کون کتابیں ہیں کہا ہم نے کہ نہیں یارسول اللہ مگر یہ کہ بتادیں ہم کو پس فرمایا اس کو جو آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں نام

عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث صلوٰۃ خسوف الشمس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی منامی ھذا کل شیئ وعدتم حتی لقد راتنی ارید ان آخذ قطفاً من الجنة حین رأیتمونی جعلت تقدم ولقد رأیت جھنم تخطیم بعضھا بعضا حین رأیتمونی تأخرت ورأت فیھا عمربن الحی وھو الذی یسبب السوائب"

اوراسی کتاب میں ہے۔

"اخرج الدیلمی من حدیث ابی رافع ام حبیبه والحاکم من حدیثھا فانه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مثلت لی امتی فی الماء والطین وعلمت الاسماء کلھا کماعلم آدم الاسماء کلھا وفی روایةالدنیابدل امتی۔

واخرج الطبرانی وایضاً المقدسی عن حذیفةبن اسید بن خالد الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عرضت علی

جنت والوں کے اوران کے باپوں اوران کے قبیلوں کے ہیں پھر مجموعہ اس کا فرمادیا پس نہ زیادتی ہوگی ان میں نہ کمی ہوگی ان میں سے کبھی۔ پھر فرمایا اس کتاب کیلئے جو بائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں اہل دوزخ کے نام ہیں اوران کے باپوں اوران کے قبیلوں کے پھر جملہ اس کا بیان فرمادیا پس نہ زیادتی ہوگی ان میں نہ کمی ہوگی ان میں سے کبھی۔ اسکے بعد حدیث میں ہے پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پھر پھینک دیا آپ نے ان دونوں کتابوں کو یعنی آسمان کی جانب پھر فرمایا فراغت پاچکا پروردگار تمہارا اپنے بندوں سے پھر ایک گروہ جنت میں اور ایک دوزخ میں۔

اور روایت کیا ہے مسلم نے بروایت مرادی کے حضرت عائشہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث صلوٰۃ خسوف شمس میں کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھی میں نے اس جگہ میں ہر چیز جس کا تم سے وعدہ ہے یہاں تک کہ دیکھا میں نے اپنے کو کہ لیا چاہتا ہوں میں خوشۂ انگور جنت کو جب تم نے مجھے دیکھا آگے بڑھتے ہوئے

امتی البارحة الذی هذه الحمرة اولها وآخرها قیل یارسول الله عرض علیک من خلق فکیف من لم یخلق فقال صورالی فی الطین حتی انی لاعرف بالانسان منهم من احدکم الوجه" انتهی۔

اوراسی کتاب میں ہے۔

"واخرج الدارمی والنسائی عن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی فی احسن صورة قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت الله اعلم فقال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین یدی فعلمت مافی السمٰوات والارض وتلأ وکذالک نری ابراهیم ملکوت السمٰوات والارض ولیکون من الموقنین"

اور دیکھا میں نے جہنم کو بعض بعضوں کو شکستہ کرتے ہیں جب تم نے دیکھا میں پیچھے ہٹا اور میں نے دیکھا اس میں عمرو بن حی کو جس نے اول سانڈ چھوڑ وادیئے تھے۔

اور روایت کیا ہے دیلمی نے ابی رافع وام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے اور حاکم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہا ان دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنائی گئی میری امت میرے واسطے پانی اور مٹی سے اور جتایا گیا میں کل نام جیسا کہ آدم کو کل نام بتائے گئے اور ایک روایت میں امت کی جگہ پر دنیا وارد ہوا ہے یعنی دنیا بھر مجھ کو دکھادی گئی۔

اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مقدسی نے بھی حذیفہ بن اسید ابن خالد غفاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کی گئی شب گذشتہ کو مجھ پر میری امت پہلی اور پچھلی اس جمرہ کے پاس پس کہا گیا یا رسول اللہ پیش کی گئی آپ پر جو پیدا ہوگی تو کیونکر پیش کی گئی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی ہے پس فرمایا آپ نے انکی صورتیں مٹی میں میرے لئے ظاہر کی گئیں یہاں تکہ میں پہچانتا ہوں ان میں سے

ہرایک انسان کو زیادہ تمہارے پہچاننے
سے اپنے ساتھی کو۔

اورروایت کیاہے دارمی اورنسائی
نے عبدالرحمن بن عائش سے کہ کہاانہوں
نے فرمایارسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں
نے اپنے پروردگارکواچھی صورت میں فرمایا
مجھ سے اس نے کس بات میں جھگڑتے ہیں
ملاء اعلیٰ کے فرشتے کہامیں نے خدازیادہ
جانتاہے فرمایانبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
رکھا خدا نے اپنے کف کودرمیان میرے
دونوں شانوں کے پس پائی میں نے ٹھنڈک
اس کی اپنے سینہ میں پس جان لیا میں نے
جوکچھ آسمان اورزمین میں ہے اور پڑھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
وکذالک نری ابراہیم الاٰیۃ یعنی اس طرح
دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کوملک آسمان وزمین
اس لئے کہ وہ یقین والوں میں ہوں۔

اور بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے بہت کچھ علم غیب عطا فرمایا ہے اس مسئلہ کی تحقیق حضرت استاذی دام فیوضہ نے اپنے رسالۂ مذکور الصدر میں بہت بسط وتشریح کے ساتھ کی ہے فلیراجع واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبدالباری عفا اللہ عنہ۔

محمد قیام الدین عبدالباری

تعارف جامعہ چشتیہ ماضی اور حال کے تناظر میں

حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق شیخ العالم علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب و متعلق سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی قدیم مرکزی خانقاہ ہے جو برسہا برس سے تشنگان علوم شریعت و معرفت کو آسودۂ جان کر رہی ہے۔

جس کے پاکیزہ دامن میں مدرسہ چشتیہ صابریہ فیض القرآن ایک تعلیمی ادارہ قائم ہوا جو اول تا پنجم درجات پرائمری پر مشتمل تھا۔

۹۹-۶-۲۸ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے بہت سارے ارباب دانش اور باشعور افراد کی گزارش پر حضرت شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں مدظلہٗ العالی و اراکین ادارۂ ہٰذا نے اس میں مزید توسیع کر کے ادارہ کو دارالعلوم کی حیثیت سے بڑھایا اور تقریباً سو سے زائد بیرونی طلباء کا قیام عمل میں آیا اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کا تقرر ہوا۔ چنانچہ ادارہ بحیثیت دارالعلوم نہایت ہی منظّم تعلیم کے ساتھ اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

(۱) درجات پرائمری اول تا پنجم- مضامین- ہندی، انگریزی اردو، دینیات، اسلامی، سائنس، جغرافیہ وغیرہ۔

(۲) چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول گورنمنٹ کے منظور شدہ کورس کے ساتھ دینیات و اسلامی تاریخ۔

(۳) شعبہ حفظ القرآن بہ رعایت تجوید و حدر۔

(۴) شعبہ قرأت بہ روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) درس نظامیہ از اعدادیہ تا رابعہ مدارس اسلامی کا انتخاب شدہ عالم کا کورس۔

(۶) شعبہ تصنیف وتالیف، اسلامی معلومات عامہ اور طلبہ کی معلومات عامہ کے لئے نظامی دارالمطالعہ (لائبریری)۔

(۷) ایسے طلباء جن کے قیام وطعام علاج ومعالجہ تعلیم وتربیت کا جامعہ کفالت کرتا ہے اور درسیات کی کتابیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ۱۵۰ر کی تعداد پر مشتمل ہے۔

(۸) درجات پرائمری اول تا پنجم و چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے طلباء و طالبات کی تعداد ۱۲۵۰ ہے جو شہر ردولی شریف وقرب وجوار سے متعلق ہیں۔

(۹) شعبہ حفظ وقرأت ودرس نظامیہ کے اساتذہ جن کی تعداد ۱۰ر ہے شعبۂ پرائمری وچشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے اساتذہ ومعلمات جن کی تعداد ۲۲ر ہے سفراء جن کی تعداد ۶ ہے۔

کل تدریسی وغیر تدریسی ملازمین کی تعداد ۳۸ر ہے

(۱۰) جامعہ کے سالانہ مصارف جس میں اخراجات مطبخ ومشاہرہ اساتذہ بھی شامل ہیں۔ اٹھارہ لاکھ روپئے کا تخمینہ ہے۔

(۱۱) جامعہ نے چشتیہ گرلس انٹر کالج کے لئے محلہ پورے میاں میں ایک وسیع زمین خرید کر ۲۰۱۰ء میں کالج کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور اس کا تعمیری کام جاری ہے جس کی لاگت تخمیناً ڈیڑھ کروڑ روپئے ہے۔

ترسیل زر وخط وکتابت کا پتہ

شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ پوسٹ ردولی شریف،
ضلع فیض آباد، یوپی (انڈیا) پن کوڈ 225411

چیک ڈرافٹ برائے مدرسہ: MADARSA JAMIA CHISHTIA
چیک ڈرافٹ برائے تعمیر: CHISHTIA EDUCATIONAL SOCIETY
Web:-HAZRATSHAIKULALAM.COM
WWW.MUJADID-E-SILSILAY-SABIRYA.COM